http://www.khatme-nubuwwat.org

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۷ | ۴ تا ۱۰ جمادی الثانی ۱۴۱۹ھ مطابق ۲۵ ستمبر تا یکم اکتوبر ۱۹۹۸ء | شمارہ نمبر ۱۸

قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت کیوں قرار دیا گیا؟

دینی غیرت کا فقدان

تاریخ ساز، روح پرور دوسری عظیم الشان

ختم نبوت کانفرنس دہلی

۲۰ سالہ قادیانی نوجوان کا قبول اسلام

یوسف کذاب کے چیلوں کا مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کے نام دھمکی آمیز خط

قیمت: ۵ روپے

آپ کے مسائل

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

حاجی غلام عباس، کوئٹہ

س..... میں تین لاکھ کا قرض دار ہو گیا ہوں آنجناب کچھ پڑھنے کے لئے بتادیں۔

ج..... سورہ الشوریٰ (۲۵واں پارہ) کے دوسرے رکوع کی آخری آیت اللہ لطیف بعبادہ آخر تک ۸۰ (اسی) مرتبہ فجر کے بعد پڑھا کریں اور دعا کیا کریں۔ اگر داڑھی منڈاتے یا کتراتے ہیں تو اس سے توبہ کریں۔ والسلام

(عبدالناصر، مچھ بلوچستان)

س..... اگر کوئی شکاری شکار کو زخمی کردے، لیکن ذبح کے لئے آلہ نہ ہونے کی بنا پر تکبیر پڑھتے ہوئے شکار کے سر کو تن سے جدا کردے تو ایسے شکار کا کیا حکم ہے؟

ج..... کسی تیزدار آلہ سے ذبح کرنا شرط ہے۔ محض ہاتھ سے سر کو تن سے جدا کرنے سے ذبح نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ جانور مردار ہوگا۔

س..... (حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ) کی توہین کرنا کیسا ہے؟ نیز تمام علمائے امت کو برا بھلا کہنا اور حقارت کی نظر سے دیکھنا، پردہ کے حکم پر نکتہ چینی کرنا اور علمائے کرام کی کمزوریوں کو بیان کرنا کیسا ہے؟

ج..... حضرت امامؒ کی توہین اور بے ادبی کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ مطلقاً علماء امت کو برا بھلا کہنا بھی شدید گناہ ہے بلکہ بعض نے اس کو کفر کہا ہے۔ پردہ شرعی حکم ہے اس پر نکتہ چینی کرنا سخت گناہ بلکہ کفر ہے۔ علماء کی کسی کمزوری کو بیان کرنا غیبت ہے۔ واللہ اعلم

(ہما عنبرین، کراچی)

س..... انشورنس کمپنی میں کام کرنے والوں کی تنخواہ کیسی ہے؟

ج..... سود ہے

س..... میرے جیٹھ انشورنس کمپنی میں ہیں وہ تحفے تحائف جو ہم کو دیتے ان کو لے سکتے ہیں؟

ج..... اگر وہ تمہیں گند کھلائیں تو بطور تحفہ اس کو بھی قبول کرلوگے؟

س..... ہمارا گھر میرے جیٹھ اور شوہر کے پیسوں سے چلتا ہے جس سے پتہ نہیں چلتا کہ دونوں میں سے کس کے پیسے سے کیا آرہا ہے۔ ایسی صورت میں کیا کیا جائے؟

ج..... زیادہ کا اعتبار ہوگا۔

س..... میرے جیٹھ کے پیسوں سے گھر خریدا گیا تھا اس گھر میں ہمارا رہنا کیسا ہے؟

ج..... مکروہ ہے۔

س..... میری ساس مجھے جو کچھ بھی کہتی ہیں وہ میں میکہ میں من و عن بیان کردیتی ہوں۔ پوچھنا یہ ہے کیا یہ غیبت ہے؟ اگر غیبت ہے تو اس کی کیا سزا ہے؟

ج..... غیبت تو ہے۔ اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے، ورنہ قیامت کے دن نیکیاں ان لوگوں کو دی جائیں گی جن کی تم نے غیبت کی۔ واللہ اعلم

(جاوید اقبال مغل، کراچی)

س..... میرے والدین نے معمولی لڑائی جھگڑے کے بعد مجھے حکم دیا تھا کہ میں اپنی بیوی بچوں کو گھر سے نکال دوں۔ کیا والدین کا یہ حکم مجھے ماننا چاہیے تھا؟

ج..... والدین کا یہ حکم ناجائز تھا اس لئے اس کا ماننا صحیح نہیں تھا۔

س..... جس دوکان میں میں کاروبار کرتا تھا وہاں سے مجھے والد صاحب نے بے دخل کردیا ہے۔ پوچھنا یہ ہے کہ آیا اس میں میرا کوئی حق ہے؟

ج..... وہ دکان آپ کی تھی یا والد صاحب کی؟

س..... اسلام میں قطع تعلق کرنے والوں کیلئے کیا حکم ہے؟

ج..... حدیث میں ہے کہ قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

س..... بیوی اور والدین کے مسئلہ میں میں نے اپنا گھر اجاڑنے سے بچایا تھا۔ آیا میرا یہ فعل درست تھا؟

ج..... صحیح تھا۔ نوٹ۔ آپ نے واقعہ کی تصویر یک طرفہ لکھی ہے۔ اپنا اور اپنی بیوی کا قصور نہیں لکھا۔ بہر حال آپ کی تحریر کے مطابق میں نے جواب لکھا ہے۔ واللہ اعلم

○ ○ ○

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

جلد ۱۷ | ۴تا۱۰جمادی الثانی ۱۴۱۹ھ مطابق ۲۵ستمبر تا یکم اکتوبر ۱۹۹۸ء | شمارہ ۱۸

بیاد:
☆امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆مولانا محمد علی جالندھریؒ ☆مولانا لال حسین اخترؒ
☆مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆مولانا محمد حیاتؒ ☆مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
☆مولانا محمد شریف جالندھریؒ

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ
مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
مدیر: مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

(اداریہ) 4
قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت کیوں قرار دیا گیا؟ (مفتی محمد جمیل خان) 6
تاریخ ساز روح پرور دوسری عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس دہلی (مولانا محمد عثمان منصورپوری) 10
دینی غیرت کا فقدان .... (مولانا سلمان منصورپوری) 18
خاتم الانبیاء ﷺ کے عالمگیر معجزات (مولانا عبداللطیف مسعود) 19
یوسف کذاب کے چیلوں کا مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کے نام دوسرا دھمکی آمیز خط 21
دس سالہ قادیانی نوجوان کا قبول اسلام (نمائندہ خصوصی) 22
اخبار ختم نبوت 23

مجلس ادارت
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن مینیجر: محمد انور رانا
قانونی مشیر: حشمت حبیب ایڈووکیٹ
ٹائیٹل و تزئین: خرم
کمپیوٹر کمپوزنگ: فیصل عرفان

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ امریکی ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر
زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۵ روپے
سالانہ: ۲۵۰ روپے ششماہی: ۱۳۰ روپے سہ ماہی: ۷۰ روپے
چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بنک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹ ۳۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس: 35 STOCKWELL GREEN
LONDON. SW9. 9HZ. U.K.
PHONE: 0171- 737-8199.

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب رحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

امریکہ کی عالم اسلام کے مذہبی معاملات میں مداخلت

گزشتہ دنوں امریکہ نے ایک قانون منظور کیا جس کے تحت وہ ہر ملک کو ایک سرٹیفکیٹ جاری کرے گا جس میں اس بات کا تعین کیا جائے گا کہ اس ملک میں مذہبی امتیاز تو نہیں برتا جاتا اور پھر اس کے مطابق اس مذہب کی اقتصادی امداد کا تعین کیا جائے گا۔ ان قوانین کا مقصد ملکوں کو مذہبی امتیاز برتنے والے قوانین بنانے سے روکنا ہے۔ جب سے روس کی سپر طاقت کی حیثیت ختم ہوئی ہے اور امریکہ کو پوری دنیا میں ایک طرح سے بالادستی حاصل ہوئی ہے امریکہ نے پوری دنیا میں اجارہ داری قائم کرنے کا سلسلہ شروع کیا اور نیو ورلڈ آرڈر کی آڑ میں اپنی آمریت اور ڈکٹیٹر قائم کرنے کا تہیہ کر لیا ہے۔ اقوام متحدہ کو ایک طرح سے لونڈی بنالیا جس ملک کے خلاف چاہا کارروائی کرلی اور جس ملک کے لئے چاہا اس پر چڑھائی کرنے کی اجازت دے دی خاص کر مسلم ممالک کے ساتھ اس کا رویہ نہایت ہی غیر منصفانہ رہا۔ اس حد تک تو مسلم ممالک برداشت کرتے کیونکہ مسلم ممالک کی عوام تو ہر اعتبار سے امریکہ کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے لیکن بدقسمتی سے ہمارا تمام حکمران طبقہ امریکہ کی غلامی کے مرض میں مبتلا ہے اور اس کے ذہن میں یہ خیال پختہ ہو چکا ہے کہ ہمارے اقتدار کے تحفظ کا مدار امریکہ کی خوشنودی میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے حکمران ہمیشہ امریکہ کی اشیرباد کے حصول کے لئے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ امریکہ بھی ان حکمرانوں کو اپنے مفادات کے حصول کے لئے استعمال کرتا ہے اور اب اس کی بالادستی کا دائرہ حکومتی معاملات سے ہٹ کر مذہبی معاملات تک پہنچ گیا ہے۔ عیسائی اور یہودی مذہب کے علاوہ دنیا کے دیگر تمام مذاہب نے مذہب کو انسان کا ذاتی معاملہ قرار دے دیا اور مذہب سے متعلق قوانین کی تدوین کو انسانی حقوق کے منافی قرار دے کر ان کے نفاذ کا حق حکومت سے لے لیا ہے۔ اس کی وجہ سے مغرب امریکہ اور دیگر ممالک میں لوگ مذہب سے آزاد ہو گئے ہیں۔ بے حیائی اور فحاشی اور بدکاری کو قانونی حیثیت حاصل ہو چکی ہے۔ خاندانی معاشرت کو تہہ وبالا کر دیا گیا ہے۔ تہذیب و تمدن اور اخلاق و کردار کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے۔ جنسی خواہشات کے حصول میں جانوروں کو پیچھے چھوڑ دیا گیا ہے' جائز اولاد کا تصور عنقا ہو چکا ہے۔ شادی بیاہ کے بندھن کو قید کا نام دے کر اس سے جان چھوڑالی گئی ہے جس کی وجہ سے معاشرہ میں ادب و احترام نام کی چیز باقی نہیں رہی۔ خاندانی اور خونی ایثار و ہمدردی کا فقدان ہو چکا اور اس کی جگہ نوکری نے لے لی ہے۔ ان کے برخلاف اسلام ایک کامل و مکمل مذہب ہے جس میں اس طرح کی آزادی کا تصور تک نہیں کیا جاسکتا۔ غربت اور معاشی بدحالی کے باوجود مذہبی احکام کی ادائیگی کی وجہ سے مسلم معاشرہ ایک مثالی معاشرہ کہلاتا ہے۔ مذہب پر جان قربان کرنا مسلمان کے لئے ایک سعادت ہے اور ایک اندھیری کوٹھڑی میں بھی مذہب پر بغیر کسی دباؤ کے عمل کرنا اس کی اپنی ذاتی ذمہ داری ہوتی ہے۔ ایک استاد نے اپنے شاگردوں کو ایک ایک آنہ دیا کہ جاؤ اس کو ایسی جگہ خرچ کر کے آنا جہاں کوئی تمہیں نہ دیکھ رہا ہو تمام شاگردوں نے اپنی اپنی رائے کے مطابق مخلوق کی نگاہوں سے چھپ کر وہ رقم خرچ کی اور دوسرے دن آکر اطلاع دی۔ ایک شاگرد نے دوسرے دن رقم واپس کر دی۔ استاد نے پوچھا کیا بات ہے تم نے رقم خرچ کیوں نہیں کی؟ اس نے جواب دیا کہ میں تمام دن کوشش کرتا رہا کہ ایسی جگہ یہ رقم خرچ کروں جہاں مجھے کوئی نہیں دیکھ رہا ہو۔ لیکن میں جہاں بھی گیا اللہ تعالیٰ کو موجود پایا اس لئے رقم واپس لایا ہوں۔ یہ ہے مسلمان کا عقیدہ جس کی وجہ سے مسلمان اپنے آپ کو ہر وقت اللہ تعالیٰ کو اپنا نگران تصور کرتا ہے اور اپنے مذہب پر عمل کرتا ہے۔ عیسائیوں' یہودیوں' قادیانیوں' ہندوؤں نے صرف اپنے ہی ممالک میں نہیں بلکہ مسلم ممالک میں ایڑی چوٹی کا زور لگادیا۔ بھوکے ننگے مسلمانوں کو امداد کی آڑ میں مال و دولت سے نواز دیا۔ روس نے ستر سال جبر اور استبداد کے ذریعہ اسلام کا نام لینا جرم قرار دیا۔ صرف کلمہ پڑھنے والوں کو موت کی سزا دی۔ قرآن کریم رکھنا موت کی سزا کے مترادف قرار دیا لیکن اس تمام کے باوجود وہ مسلمانوں کو مذہب سے نہیں ہٹا سکے۔ مسلمان اپنے گھروں میں مذہب پر عمل کرتے رہے۔ اس صورت حال نے امریکہ اور مغرب کو ایسا پریشان کیا کہ انہوں نے مسلمانوں کو مذہب سے ہٹانے کے لئے دوسرے ہتھکنڈے اختیار کرنے شروع کر دیئے اور اقوام متحدہ کو عالم اسلام کے خلاف استعمال کرنا شروع کر دیا۔ اقوام متحدہ کے منشور میں اسلام کے خلاف قوانین وضع کئے گئے۔ ان تمام اقدامات کے باوجود بھی جب مسلمانوں کو نہیں دبایا جاسکا بلکہ مسلمان روز بروز اپنے دین کے سلسلے میں مزید

پختہ ہو رہے ہیں تو اب نئے نئے قوانین وضع کر کے مسلمانوں کو اپنے دین سے ہٹانے پر مجبور کیا جارہا ہے۔ ذین اسلام کے قوانین کو انسانی حقوق کے خلاف قرار دینے پر مجبور کیا جاتا ہے کہ ان قوانین کو منسوخ کریں۔ ان تمام حربوں میں ناکام ہونے کے بعد اب امریکہ نے یہ نیا طریقہ اختیار کیا ہے کہ وہ مسلمان ممالک کے متعلق مذہبی حیثیت کا سرٹیفکیٹ جاری کرے گا اور اس سرٹیفکیٹ کی بنیاد ہی اس ملک کی امداد کی جائے گی یا اقوام متحدہ عالمی بینک آئی ایم ایف وغیرہ بھی اس سرٹیفکیٹ کے مطابق اس ملک سے معاہدہ کریں گے گویا اس طرح ہر اسلامی ملک کو مجبور کر دیا جائے گا کہ وہ کسی صورت میں اسلامی قوانین نافذ نہ کریں کیونکہ اسلامی قوانین کے نفاذ کی صورت میں امریکہ بہادر مذہبی امتیاز نہ برتنے کا سرٹیفکیٹ جاری نہیں کرے گا۔ اب پوچھنے کی بات یہ ہے کہ امریکہ کا ہر طرز عمل کیا درست ہے اور اس کو کس نے اس بات کا اختیار دیا کہ وہ مسلم ممالک کی مذہبی آزادی میں مداخلت کرے؟ جس طرح امریکہ یا مغرب کو اختیار ہے کہ وہ اپنے مذہب میں جو قانون چاہے نافذ کریں اور اس کے مطابق انہوں نے اپنے ملکوں میں قوانین نافذ کئے ہیں اور وہ تمام قوانین اسلام یا مسلم معاشرہ کے قطعاً خلاف ہیں لیکن کسی مسلمان ملک نے اس پر احتجاج نہیں کیا۔ برطانیہ اور امریکہ میں مسلمان باسیوں پر جنسی آزادی کے قوانین زبردستی ٹھونسے جارہے ہیں۔ فرانس میں مسلمان بچی اسکول میں اسکارف نہیں پہن سکتی۔ لیکن مسلمانوں کو احتجاج کا حق نہیں ہے۔ پاکستان یا کسی اسلامی ملک میں اسلامی قوانین نافذ ہوں تو امریکہ اور مغرب نہ صرف احتجاج کرتا ہے بلکہ اب ان ممالک کے خلاف پابندیوں کے لئے سرٹیفکیٹ کا بھی اجراء کر رہا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ قانون مسلم ممالک کی مذہبی آزادی میں رکاوٹ اور مذہبی معاملات میں مداخلت کے مترادف ہے۔ امریکہ کو اپنی طاقت کے نشہ میں اس قسم کے قوانین نافذ کرنے کا کوئی حق نہیں۔ ہر ملک کو اپنے شہریوں کی رائے کے مطابق ہر قسم کے قوانین کے نفاذ کا حق ہے امریکہ نے اس قسم کی مداخلت بند نہ کی تو اس کو مسلم ممالک کے غیض و غضب کا نشانہ بننا پڑے گا۔ آج دنیا بھر کے مسلمانوں میں امریکہ کے خلاف جو نفرت کے جذبات پیدا ہو رہے ہیں اس کی وجہ امریکہ کا یہی طرز عمل ہے۔ مسلمان ہر چند برداشت کر سکتے ہیں مگر مذہبی معاملات میں مداخلت برداشت نہیں کر سکتے۔ اس سے قبل امریکہ نے قادیانیوں سے متعلق ترامیم اور توہین رسالت قانون پر اعتراضات کر کے پاکستان کو مجبور کیا کہ وہ ان قوانین کو منسوخ کرے لیکن پاکستانی مسلمانوں نے اس کو مسترد کر دیا۔ آج دنیا بھر کے مسلمان امریکہ کے ان قوانین کو مسترد کر رہے ہیں۔ ہمارے حکمرانوں کی آنکھیں اب کھل جانی چاہئیں کہ اقتدار کی ہوس میں انہوں نے اپنے آپ کو اور مسلمانوں کو غلاموں سے بھی بدتر کر دیا ہے۔ اتنی جرأت تو انگریزوں کو اس وقت بھی نہیں ہوئی تھی جب وہ مسلمانوں پر حکمران تھے۔ ہمارے حکمرانوں کی وجہ سے مسلم ممالک میں امریکہ کے اڈے بنے۔ ان کی وجہ سے جزیرۃ العرب میں امریکی افواج براجمان ہوئیں۔ ان حکمرانوں کی وجہ سے مسلم ممالک نے اپنے ممالک میں شریعت کا نفاذ نہیں کیا۔ اب بھی اگر انہوں نے دینی غیرت اور اسلامی حمیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے امریکہ کی بالا دستی کا تصور ختم نہ کیا تو کل امریکہ ہمارے اوپر زبردستی عیسائیت اور یہودیت مسلط کرے گا۔ ہم مجبور ہو کر ان کے قوانین تسلیم کریں گے۔ آج واضح طور پر اعلان کر دینا چاہتے ہیں کہ ہم اسلامی نظام کے سلسلے میں امریکہ کی کوئی شرط تسلیم نہیں کریں گے۔ اسی میں مسلمانوں کی بقا اور اسلامی ممالک کا تحفظ و استحکام ہے۔ O

VISIT

Almi Majlis Tahaffuze Khatme Nubuwwat

on th Internet at

http://www.khatme-nubuwwat.org/

مفتی محمد جمیل خان

قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت کیوں قرار دیا گیا؟

ہر جھوٹے مدعی نبوت نے جب بھی جھوٹا دعویٰ نبوت کیا تو اس نے اس کے لئے تدریجی پہلو اختیار کیا اور اپنے آپ کو حضور اکرم ﷺ کا شریک اور آپکے دین کا پیروکار یا مصلح وغیرہ ظاہر کیا۔ مسیلمہ کذاب جس کا فتنہ اب تک کی تاریخ کا سب سے بڑا فتنہ کہلاتا ہے اور جس کو ختم کرنے کے لئے بارہ سو سے زائد صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا جن میں اصحاب بدر، مفسر، محدث، قرأ، حفاظ صحابہ کرامؓ تھے، اس نے بھی حضور اکرم ﷺ کی نبوت میں اپنے آپ کو شریک قرار دیا۔ مسیلمہ کذاب جب حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں بیعت کے لئے آیا تو اس نے یہ درخواست کی کہ آپ مجھے نبوت میں شریک کرلیں اور اپنا جانشین مقرر کرلیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا (اس وقت آپ کے پاس ایک کھجور کی ٹہنی پڑی ہوئی تھی) ﴿اگر تم مجھ سے امر خلافت میں یہ کھجور کی شاخ بھی طلب کرو تو میں دینے کو تیار نہیں﴾ اس نے پھر حضور اکرم ﷺ سے بیعت نہیں کی کیونکہ حضور اکرم ﷺ نے اسے اپنا جانشین بنانے یا نبوت میں شریک کرنے سے انکار کردیا تھا۔ اس کے بعد مسیلمہ کذاب اپنے وطن یمامہ واپس آیا اور قوم کو دھوکہ دیا کہ مجھے نعوذباللہ حضور اکرم ﷺ نے اپنی نبوت میں شریک کرلیا ہے۔ اور حضور اکرم ﷺ کے انتقال کے بعد اس نے باضابطہ جھوٹی نبوت کا اعلان کیا جس کے بعد سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کے خلاف باقاعدہ لشکر کشی کی اور اس کو نیست و نابود کیا۔ مسیلمہ کذاب کا یہ غلط طرز عمل ہر جھوٹے نبی نے اپنایا اور پہلے حضور اکرم ﷺ کی نبوت میں شرکت کا دعویٰ اور پھر ملمع سازی کرکے اس دجل میں آگے ہی بڑھتے گئے، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب جھوٹے مدعیان نبوت کے طرز عمل کے بارے میں رقم طراز ہیں:

﴿مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی سے جھوٹے مدعیان نبوت کا جو سلسلہ شروع ہوا تھا اس کا سلسلہ گزشتہ صدی کے دجال لعین مرزا غلام احمد قادیانی تک پہنچتا ہے اور موجودہ دور میں اس دجال کی جھوٹی نبوت کی تبلیغ جاری ہے یوں تو مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک تمام جھوٹے نبیوں نے اپنے اور اپنے مذہب پر ملمع سازی کی ایسی دبیز چادر چڑھانے کی کوشش کی جس کی وجہ سے عام مسلمانوں کے ذہنوں کی رسائی ان کے مکر و فریب اور جھوٹ کی طرف بڑی مشکل سے ہوئی ہے لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے دجل و فریب میں تمام ائمہ کو پیچھے چھوڑ دیا اور اپنے عقائد پر لفاظی اور ملمع کاری کا ایسا لبادہ اوڑھے رکھا کہ ابتدأ میں تو اکثر علمأ کرام اس کے کفر کے بارے میں متذبذب رہے اور علمأ کرام کا ایک طبقہ تو مناظر اسلام کی حیثیت سے اس کا مداح رہا لیکن حق اور باطل کا امتیاز ہو کر رہتا ہے جلد ہی مرزا کی اس ملمع سازی کا پردہ اٹھا اور علمأ وقت نے متفقہ طور پر مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کے کفر کا فتویٰ صادر فرمایا۔ یہ اس امت محمدیہ ﷺ پر علمأ حق کا بہت بڑا احسان ہے پاکستان بننے کے بعد بھی ہمارے مسلمانوں اور حکمران طبقے کی اکثریت قادیانیت کی اس ملمع سازی کے دامن میں جکڑی رہی اور اس مسئلہ کو فرقہ وارانہ حیثیت دے کر عام طور پر قادیانیوں کی بے جا حمایت کرتی رہی۔ علمأ کرام نے ابتدأ ہی سے قادیانیت کے اس فریب کا پردہ چاک کرنے کے لئے ان کے عقائد کی روشنی میں کتابیں تحریر کیں اور عالم اسلام کے تمام مسلمانوں تک قادیانیوں کے عقائد پہنچاتے رہے تاکہ مسلمان قادیانیوں کے فریب سے بچ سکیں۔ میری رائے میں جتنے جھوٹے مدعیان نبوت پیدا ہوئے ان میں دجل و فریب اور تلبیس کے اعتبار سے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کو پہلے نمبر پر قرار دیا جاسکتا ہے۔

ایک جھوٹی نبوت اور اس کے اوپر تسلسل سے جھوٹ مرزا قادیانی کا طرۂ امتیاز ہے۔ ایک ہی کتاب میں کئی جھوٹ اور متضاد باتیں درج ہیں کون سی بات سچی ہے اور کون سے جھوٹی؟ خود مرزا قادیانی بھی اس کے بارے میں کچھ نہیں بتا سکتا' مرزا قادیانی سے لے کر موجودہ خلیفہ مرزا طاہر تک بڑے اطمینان سے اپنی اور اپنے بڑوں کی باتوں سے اس طرح انکار کر دیں گے کہ آدمی حیرت میں مبتلا ہو جائے۔ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جھوٹ بولنے کا محاورہ غالباً مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ تحریری خط و کتابت اور زبانی گفتگو دونوں میں مرزا غلام احمد قادیانی کا طریقہ کار یہ رہا ہے کہ عین وقت پر جھوٹ بول کر اپنی سابقہ گفتگو کا انکار کر دیتا تھا' اس بنا پر عام طور پر علمأ کرام نے مرزا قادیانی سے گفتگو زبانی کے بجائے تحریری کرنا مناسب سمجھی اس میں بھی وہ اپنی تحریر سے منکر ہو جاتا تھا۔ ۱۹۷۴ء میں جب مرزا غلام احمد قادیانی کے خلیفہ مرزا ناصر پر مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار کی وساطت سے سوالات کئے تو مرزا ناصر احمد مکمل طور پر مرزا قادیانی کی تحریروں سے انکار کر دیتا تھا' اس پر مفتی محمودؒ' مولانا غلام غوث ہزارویؒ' مولانا شاہ احمد نورانی وغیرہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تعاون سے کتاب پیش کر دیتے تو بعض دفعہ ان کتابوں سے بھی انکار کر دیتا' یہ طریقہ آج کل مرزا طاہر نے نہ صرف خود اختیار کیا ہوا ہے بلکہ اپنی ذریت کو بھی ہدایت کی ہوئی ہے کہ جب بھی علما ان سے گفتگو کریں اور کوئی کتاب پیش کریں تو صاف طور پر ان کتابوں اور حوالوں سے منکر ہو جاؤ۔﴾ (ثبوت حاضر ہیں' صفحہ ۳۵ مرتبہ محمد متین خالد)

مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر مسلمان خاص طور پر وہ مسلمان جن کا سابقہ قادیانیوں سے کم پڑتا ہے ان کو قادیانیوں سے متعلق کچھ علم نہیں ہوتا اسی بنا پر وہ دھوکہ کھا کر ان کے شکنجے میں آجاتے ہیں یا ان کو مسلمان تسلیم کرتے ہیں اس بنا پر ضروری ہے کہ ان کے عقائد مسلمانوں کے سامنے پیش کئے جائیں۔ پاکستان کی قومی اسمبلی' سپریم کورٹ' ہائی کورٹ اور تمام عدالتوں بلکہ ماریشس اور جنوبی افریقہ کی عدالتوں میں قادیانیوں کے عقائد پر تفصیلی بحث کے بعد یہ بات طے ہو چکی ہے اور پاکستان کی قومی اسمبلی ۷ / ستمبر ۱۹۷۴ء کو ترمیمی بل منظور کر چکی ہے کہ توحید سے لے کر عام عقائد تک قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان اتنا واضح فرق ہے کہ عام انسان بھی اس کو محسوس کر سکتا ہے۔

سب سے پہلے ہم اللہ تعالیٰ کے بارے میں مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد کو دیکھتے ہیں:

﴿کیا کوئی عقلمند اس بات کو قبول کر سکتا ہے کہ اس زمانہ میں خدا سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں' پھر بعد اس کے یہ سوال ہو گا کہ کیوں بولتا نہیں؟ کیا زبان پر کوئی مرض لاحق ہو گئی ہے۔﴾ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۴۴ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۲۱ ص ۳۱۲ از مرزا قادیانی)

﴿ایک بار مجھے یہ الہام ہوا تھا کہ خدا قادیان میں نازل ہو گا اپنے وعدہ کے موافق۔﴾ (تذکرہ مجموعہ الہامات ص ۴۰۲ طبع دوم از مرزا قادیانی)

﴿میں نے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ میں وہی ہوں۔﴾ (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۹ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۵۶۴ از مرزا قادیانی)

خدا تعالیٰ کے بارے میں اس عقیدہ کے بعد کون کہہ سکتا ہے کہ ایسے شخص کا اسلام سے ذرا سا بھی تعلق ہو سکتا ہے؟ قادیانی گروہ اور مسلمانوں کے درمیان سب سے بڑا اور اہم اختلاف عقیدۂ ختم نبوت کے سلسلہ میں ہے' مسلمانوں کا متواتر اور متفقہ عقیدہ یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد نبوت کا تصور کرنا بھی کفر ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک۔ تو کسی جھوٹے مدعی نبوت سے اس کی نبوت کی دلیل مانگنا بھی کفر ہے۔ قرآن کریم کی ایک سو آیات اور نبی اکرم ﷺ کی دو سو سے زائد احادیث نبویہ ﷺ اجماع امت اور عقلی قیاس کے ذریعہ امت ہمیشہ اس عقیدہ پر قائم رہی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے بعد کوئی شخص حیثیت نبی نہیں آئے گا اور قیامت کے قریب جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام

اس دنیا میں تشریف لائیں گے وہ نئے نبی کی حیثیت سے نہیں آئیں گے بلکہ آپ کی تشریف آوری حضور اکرم ﷺ کے ایک امتی کی حیثیت سے ہوگی۔ لیکن قادیانی گروہ حضور اکرم ﷺ کے بارے میں خاتم النبیین کا یہی عقیدہ رکھتا ہے اور آپ کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی بھی تسلیم کرتا ہے۔ اس طرح مرزا قادیانی اپنے آپ کو نبی بھی کہلواتا ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ خاتم النبیین ہیں۔

پھر تضاد بیانی کا اندازہ اس سے کیجئے کہ خود مرزا غلام احمد قادیانی اپنی زندگی کے ۵۲ سال تک اس عقیدہ پر رہا کہ حضور اکرم ﷺ کے بعد نبوت نہیں آسکتی۔ ۵۲ سال کے بعد ایک دم اس پر بقول اس کے وحی آنی شروع ہوگئی اور وہ نبوت کے منصب پر پہنچنے کی کوشش کرنے لگا۔ آیئے مرزا غلام احمد قادیانی کی وہ تحریریں دیکھتے ہیں جس میں اس نے نبوت بند ہونے کا دعویٰ کیا اس کے بعد اس کی ضد کی تحریریں ملاحظہ کیجئے گا جس میں وہ جھوٹی نبوت کا دعویدار بن کر خود اپنی ہی تحریروں کی دھجیاں بکھیرنے لگا اور جھوٹے مدعی نبوت کے بارے میں اپنی تحریروں کو بھی جھٹلانے لگا:

﴿قرآن کریم کے بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا ہو' کیونکہ رسول کو علم دین بتوسط جبرئیل علیہ السلام ملتا ہے اور باب نزول جبریل بہ پیرایہ وحی رسالت مسدود ہے۔﴾ (ازالہ اوہام ص ۲۱۱ روحانی خزائن ص ۲۷ ص ۵۱۱ از مرزا غلام احمد قادیانی)

﴿سورۃ احزاب کی آیت ﴿محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں مگر وہ رسول اللہ ہیں اور ختم کرنے والا ہے نبیوں کا سلسلہ﴾ صاف دلالت کررہی ہے کہ بعد ہمارے نبی اکرم ﷺ کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔﴾ (ازالہ اوہام ص ۴۳۱ روحانی خزائن ۳' ص ۴۳۱ از مرزا قادیانی)

﴿کیا تو نہیں جانتا کہ فضل اور رحم کرنے والے باپ نے ہمارے نبی ﷺ کا نام بغیر کسی استثنا کے خاتم الانبیاء رکھا اور حضرت محمد ﷺ نے ﴿لانبی بعدی﴾ سے طالبوں کے لئے بیان واضح سے اس کی تفسیر کی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اگر آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کے ظہور کو جائز قرار دیں تو ہم وحی نبوت کے دروازہ کے بند ہونے کے بعد اس کا کھلنا جائز قرار دیں گے جو روایت باطل ہے' جیسا کہ مسلمانوں پر مخفی نہیں اور ہمارے رسول کے بعد کوئی نبی کیسے آسکتا ہے جبکہ آپ کی وفات کے بعد وحی منقطع ہوگئی ہے اور اللہ نے آپ ﷺ کے ذریعے نبیوں کا سلسلہ ختم کردیا ہے۔﴾ (حمامتہ البشریٰ ص ۸۱ تا ۸۴ مندرجہ روحانی خزائن ۷' صفحہ ۲۰۰ از مرزا قادیانی)

ان مندرجہ بالا تحریرات کی روشنی میں کوئی شخص یہ تصور کرسکتا ہے کہ ایسی تحریرات کا حامل شخص جھوٹا دعویٰ نبوت کرسکتا ہے؟ کیونکہ یہ تو چند تحریریں لکھی گئی ہیں۔ ایک تحریر میں مرزا صاحب لکھتے ہیں

﴿جو شخص ذرہ بھر بھی شریعت محمدیہ میں کمی و بیشی کرے یا کسی اجماعی عقیدہ کا انکار کرے اس پر خدا اور فرشتوں اور تمام و انسانوں کی لعنت ہو﴾ اب اگلی تحریریں ملاحظہ کرنے کے بعد آپ خود ہی نتیجہ نکالیں کہ مرزا صاحب اپنی تحریروں کی روشنی میں ہی اللہ' رسول اور فرشتوں کی لعنت کے مستحق قرار پاتے ہیں:

﴿میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے جو میرے پر نازل ہوا' اور یہ دعویٰ امت محمدیہ میں سے آج تک کسی اور نے ہرگز نہیں کیا کہ خدا تعالیٰ نے یہ میرا نام رکھا اور خدا تعالیٰ کی وحی سے صرف میں اس نام کا مستحق ہوں۔﴾ (حقیقۃ الوحی ص ۳۸۷ روحانی خزائن جلد ۲۲' صفحہ ۵۰۳)

﴿اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اس نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اس نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔﴾ (حقیقۃ الوحی ص ۳۸۷ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۰۳)

﴿غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں جس قدر نبی گزرے ہیں ان سب کو خدا نے براہ راست چن لیا تھا حضرت موسیٰ کا اس میں کچھ بھی دخل نہ تھا لیکن اس امت میں آنحضرت ﷺ کی پیروی کی برکت

سے ہزار ہا اولیا ہوئے ہیں اور ایک وہ بھی ہوا جو امتی بھی ہے اور نبی بھی۔ اس کثرت فیضان کی کسی نبی میں نظیر نہیں ملتی۔﴾ (حقیقۃ الوحی ص ۲۸ حاشیہ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۰)

﴿تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بہر حال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کی تخت گاہ ہے' اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے۔﴾ (دافع البلاء ص ۱۰ روحانی خزائن نمبر ۱۸ صفحہ ۲۳۰)

﴿یہ کس قدر لغو اور باطل عقیدہ ہے کہ 'ایسا خیال کیا جائے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے وحی الٰہی کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا ہے اور آئندہ کو قیامت تک اس کی کوئی بھی امید نہیں صرف قصوں کی پوجا کرو' پس کیا ایسا مذہب کچھ مذہب ہو سکتا ہے جس میں براہ راست خدا تعالیٰ کا کچھ پتہ نہیں لگتا' جو کچھ ہیں قصے ہیں اور کوئی اگرچہ اس کی راہ میں جان بھی فدا کرے 'اس کی رضا جوئی میں فنا ہو جائے اور ہر ایک چیز پر اس کو اختیار کرلے تب بھی وہ اس پر اپنی شناخت کا دروازہ نہیں کھولتا اور مکالمات اور مخاطبات سے اس کو مشرف نہیں کرتا' میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمانہ میں مجھ سے زیادہ بیزار ایسے مذہب سے اور کوئی نہ ہوگا۔﴾

اب ہم ان لوگوں کو جن کے دلوں میں مرزا غلام احمد قادیانی اور قادیانیوں کے بارے میں نرم گوشہ ہے اور وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ قادیانیوں کے خلاف علماً کرام خدانخواستہ زیادتی کرتے ہیں اور ان کو کافر گردانتے ہیں ان کے بارے میں مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریریں پیش کرتے ہیں کہ ایسے لوگ مرزا کی نظر میں کیا ہیں:

﴿میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے مگر رنڈیوں (اور بدکردار) عورتوں کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔﴾ (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷)

﴿دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔﴾ (نجم الہدیٰ ص ۵۳)

﴿اور مجھے بشارت دی گئی ہے جس نے مجھے شناخت کرنے کے بعد میری دشمنی اور تیری مخالفت اختیار کی وہ جہنمی ہے۔﴾ (تذکرہ مجموعہ الہامات ص ۱۶۸)

﴿خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے' ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔﴾ (تذکرہ مجموعہ الہامات ص ۶۰۰)

﴿ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا' یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا اور یا محمد کو مانتا ہے پر مسیح موعود کو نہیں مانتا' وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔﴾ (کلمۃ الفصل ص ۱۱۰)

﴿کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔﴾ (آئینہ صداقت صفحہ ۳۵)

○

بقیہ : معجزات

یعنی روح حق (اور پہلے ایڈیشنوں میں آپ کا اسم گرامی فار قلیط' تسلی دہندہ' وکیل' شفیع وغیرہ مذکور تھا) جب آئے گا تو تمہیں مکمل حقائق سے آگاہ فرمادے گا' وہ وہی کہے گا جو سنے گا' وہ میرا جلال ظاہر کرے گا وہ آئندہ کی خبریں دے گا' جو اس کی نہ سنے گا وہ نیست و نابود کردیا جائے گا۔ (انجیل یوحنا ص ۱۶ وغیرہ)

تو گویا حضرت مسیح علیہ السلام نے آپ کا یہ وصف عالی یہ بھی بیان فرمایا کہ ویسے یہ چاروں اوصاف عالیہ نہایت معنی خیز قابل توجہ اور وسعت طلب ہیں' جس میں دوسرا کوئی فرد شریک و سہیم نہیں ہے' وہ آئندہ کی خبریں دے گا (یوحنا ۱۶' ۱۳)

اسی طرح قرآن مجید میں آپ کی یہ شان لازم شاہد سے بیان کی گئی ہے فرمایا لیکون الرسول شهيدا عليكم وتكونوا شهداء على الناس (الخ)

باقی آئندہ

○

تاریخ ساز، رُوح پرور دوسری عظیم الشان ختمِ نبوّت کانفرنس دہلی

قادیانی گروہ اسلام کا نام لے کر اسلام کو مٹانا چاہتا ہے' مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کو خاتم النبیین بنا کر پیش کرتا ہے' دنیا بھر کے تمام مسلمانوں کو (جو مرزا پر ایمان نہیں رکھتے) کافر پکے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج مانتا ہے

مسلمانوں کو لازم ہے کہ اس دھوکہ باز منظم گروہ سے (جو اپنے کو نام نہاد احمدی جماعت سے متعارف کراتا ہے) ہوشیار رہ کر اس کا مذہبی' سماجی' معاشرتی بائیکاٹ کریں' دنیا بھر کے تمام مکاتب کے مفتیان کرام قادیانی گروہ کے کافر' زندیق ہونے کا اعلان کرتے آئے ہیں۔

مولانا محمد عثمان منصور پوری' دارالعلوم دیوبند (انڈیا)

الحمدللہ کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند ملک بھر میں قادیانی فتنہ کی سرکوبی' اور مسلمانوں کو اس کے مکرو فریب سے بچانے کے لئے اپنی جدوجہد مسلسل جاری رکھے ہوئے ہے۔ اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ ہر جگہ مجلس کو مسلمانوں کے مختلف طبقات کا تعاون ملتا ہے۔ خصوصاً "جمعیت علمائے ہند سے وابستہ علمائے کرام اور دینی حمیت رکھنے والے غیور مسلمانوں کو اسوۂ صدیقی کے مطابق توفیق ملی ہے کہ ملک کے جس صوبے میں بھی قادیانی فتنہ سر ابھارتا ہے تو سب سے پہلے صوبائی و مقامی جمعیتیں سینہ سپر ہو کر میدان میں آجاتی ہیں۔ اور قادیانی ٹولہ کو للکارتی ہیں' اور فتنہ قادیانیت کے محاسبہ اور تعاقب کے لئے صوبائی مجلسوں کی تشکیل تربیتی کیمپوں کا انعقاد' تحفظ ختم نبوت کی کانفرنسیں' ضرورت پڑنے پر قادیانیوں سے براہ راست بحث مباحثہ اور مناظروں کا انتظام کرتی ہیں پھر رفتہ رفتہ دیگر دردمندان ملت فضلائے مدارس عربیہ و دانشوران قوم بھی اس مبارک قافلہ میں شریک ہو جاتے ہیں یہ محض حسن اتفاق نہیں بلکہ جمعیت علمائے ہند کے اغراض و مقاصد اسلام اور شعائر اسلام کی حفاظت کے پیش نظر جمعیت کی اپنی ذمہ داری بھی ہے تاہم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کے مرکزی دفتر نے اپنے پیغام اور کام کو ملک بھر میں عام کرنے کی جو کوشش کی ہے' اس میں پر خلوص تعاون دینے والے فضلائے مدارس عربیہ و دانشوران قوم کا شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔

خصوصیت سے جمعیت علمائے ہند اور اس کی شاخوں کا بے حد ممنون ہے' کیونکہ پنجاب' ہماچل' ہریانہ' یوپی' راجھستان' بہار' بنگال' آسام' کرالہ' کرناٹک' ٹاملناڈ' آندھرا پردیش وغیرہ جہاں بھی تربیتی کیمپ برائے رد قادیانیت لگائے گئے۔ کانفرنسوں یا مناظروں کا انتظام کیا گیا ان سب کا اہتمام کل ہند مجلس کی خصوصی نگرانی اور رہنمائی میں مقامی جمعیتوں نے کیا اور وہ صوبائی مجالس تحفظ ختم نبوت کی تشکیل کرا کے مسلسل قادیانی تعاقب کی تحریک میں ان کا تعاون کرتی رہتی ہیں۔

چنانچہ دہلی میں جب قادیانی فتنہ نے پیر پھیلانے شروع کئے اور اپنے ہیڈ کوارٹر تغلق آباد سے نکل کر ۱۹۹۶ء سے ماونکر ہال دہلی میں سالانہ کھلے اجلاس کر کے اپنے اسلام اور خدمت اسلام کا ڈھنڈورا پیٹنے لگے تو صدر جمعیت علمائے ہند امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ نے جمعیت کی مجلس عاملہ میں اس مسئلہ پر ارکان کی توجہ مبذول کی اور کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کو صورتحال سے آگاہ فرما کر دہلی میں قادیانی تعاقب کے لئے پروگرام مرتب کرنے کی ضرورت ظاہر فرمائی اور جمعیت علماء کی طرف سے بھرپور تعاون کی پیشکش فرمائی۔ اسی تحریک کے بعد ۱۳ جون ۱۹۹۷ء کو جامع مسجد شاہجہانی دہلی کے وسیع و عریض اردو پارک میں تقسیم ملک کے بعد پہلی فقیدالمثال تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی تھی جس میں محتاط اندازہ کے مطابق پچاس ہزار سے زیادہ مسلمانوں نے شرکت کی اور وہ قادیانی دجالوں کے مکروفریب سے آگاہ ہوئے اس آگاہی کو برقرار رکھنے کے لئے کانفرنس کے بعد وقفہ وقفہ سے سال بھر دہلی کے مختلف علاقوں میں تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں میٹنگیں اور جلسے ہوتے رہے۔ لیکن حضرت امیر الہند مولانا سید اسعد مدنی دامت برکاتہم نے جمعیت کی مجلس عاملہ میں امسال بھی بڑے اجلاس کی ضرورت ظاہر فرمائی جس کو بالاتفاق منظور کیا گیا

اور کل ہند مجلس کو ضروری کارروائی کے لئے متوجہ کیا گیا۔

کانفرنس کی تیاری:

چنانچہ حضرت مولانا مدظلہ نے اس سال ۳۱ مئی ۱۹۹۸ء کو دہلی کے عمائدین و علمائے کرام کی ایک اہم میٹنگ طلب فرمائی جس میں باتفاق رائے ۲۰ جون ۱۹۹۸ء کو بعد نماز مغرب بمقام عیدگاہ ویلکم جعفر آباد دہلی سے دوسری تحفظ ختم نبوت کانفرنس طے ہوگئی اور حضرت کی نگرانی میں مجلس استقبالیہ کی تشکیل بھی عمل میں آئی جس کے صدر الحاج قاضی اکرام الحسن صاحب چوہان باگر دہلی اور جنرل سیکریٹری جناب الحاج فیاض الدین صاحب (عرف حاجی میاں مالک حاجی ہوٹل جامع مسجد دہلی اور خزانچی جناب مولانا قاری حماد اعظمی ناظم جمعیت علمائے ہند دہلی منتخب کئے گئے اور نشرواشاعت کی ذمہ داری جناب مولانا معزالدین صاحب ناظم امارت شرعیہ ہند کے سپرد کی گئی ارکان مجلس استقبالیہ نے زور و شور سے اجلاس کی تیاری شروع کردی اور کل ہند مجلس کی رہنمائی حاصل کرتے رہے، کانفرنس کی اہمیت کے پیش نظر سال گذشتہ کی طرح دفتر کل ہند مجلس کے رفقا بھی دہلی آکر جمعیت کے دفتر میں مقیم ہوگئے جن میں راقم الحروف محمد عثمان منصور پوری ناظم مجلس اور جناب مولانا شاہ عالم صاحب نائب ناظم اور جناب مولانا محمد یامین صاحب، جناب مولانا محمد عرفان صاحب، جناب مولانا محمد راشد صاحب، مبلغین دارالعلوم دیوبند جناب مولانا محمد خالد گیاوی مبلغ شعبہ تحفظ ختم نبوت مظاہرالعلوم سہارنپور دارجدید اور جناب مولانا بدرالہدیٰ صاحب دربھنگوی، جناب مولانا محمد عیاض صاحب مئوی، جناب مولانا محمد سلیم صاحب بارہ بنکوی (متخصصین شعبہ تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند) کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔ مسلمانوں کے سامنے قادیانی فتنہ کی سنگینی واضح کرنے کے بعد کانفرنس میں شرکت کی دعوت دینے کے لئے جمعوں کے عربی خطبات سے پہلے مختصر تقریروں کے پروگرام ۲۹ مئی سے شروع کردیئے گئے پھر مسلسل ۵ جون ۱۲ جون ۱۹ جون ۱۹۹۸ء کے پروگراموں کی تشکیل کے لئے رات دن محنت کی گئی، اور چاروں جمعوں میں مجموعی طور پر چار سو مسجدوں میں یہ پروگرام ہوئے۔ اس طرح تقریباً" دس لاکھ مسلمانوں نے قادیانی فتنہ کی مکاری و عیاری کو سنا علاوہ مساجد کے پروگراموں کے پارکوں وغیرہ میں بھی اس سلسلہ کے اجلاس ہوئے کانفرنس کی تشہیر وغیرہ کے لئے پوسٹر بھی ہزاروں کی تعداد میں چسپاں کئے گئے۔ اہل علاقہ کی طرف سے کانفرنس کی تائید میں پوسٹر الگ شائع ہوئے۔

مساجد وغیرہ کے پروگراموں میں تقریروں کے لئے دہلی و بیرون دہلی کے مدارس کے حضرات نے کل ہند مجلس کی دعوت پر اپنا قیمتی وقت عنایت فرمایا اور سخت گرمی کے باوجود دوپہر کی چلچلاتی دھوپ میں دہلی کی دور دراز کالونیوں میں پہنچ کر تقریریں فرمائیں۔ (**جزاھم اللہ** تعالیٰ)

بیرون دہلی کے مدارس کے نام درج ذیل ہیں:

دارالعلوم دیوبند، مظاہر العلوم سہارنپور دارجدید، مظاہرالعلوم سہارنپور (وقف) دارقدیم، جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد، مدرسہ اعزاز العلوم ویٹ غازی آباد، مدرسہ خادم الاسلام ہاپوڑ، مدرسہ امدادیہ مراد آباد، مدرسہ جامع الہدیٰ مراد آباد مدرسۃ رحمانیہ ٹانڈہ بادلی رامپور، مدرسہ دالعلوم ٹانڈہ بادلی، مدرسہ جامعہ محمودیہ نوگزہ میرٹھ، مدرسہ حسینیہ تاولی ضلع مظفر نگر، مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رانپور، مدرسہ کاشف العلوم **چھٹملپور**، مدرسہ اسلامیہ رانپور ہریانہ، مدرسہ منبع العلوم گلاؤٹھی بلند شہر۔

اور شہر دہلی کے مدارس میں یہ نام قابل ذکر ہیں:

مدرسہ امینیہ کشمیر گیٹ دہلی، مدرسہ عبدالرب دہلی، مدرسہ حسین بخش دہلی، مدرسہ باب العلوم، جعفر آباد، مدرسہ بیت العلوم، جعفر آباد و مدارس اسلامیہ مصطفیٰ آباد و شاہدرہ و سیما پوری، جناب مولانا قاری عبدالغفار صاحب جعفر آباد، جناب احسان صاحب تغلق آباد، جناب سلیم الدین صاحب سنگم وہار، جناب شیخ علیم الدین صاحب بلی ماران۔

اس موقع پر رفیق محترم جناب مولانا قاری شوکت علی صاحب، مہتمم مدرسہ اعزازالعلوم ویٹ کے پرخلوص تعاون کا تذکرہ نہ کرنا ناسپاسی ہوگی۔ موصوف نے اپنی علالت اور مصروفیات کے باوجود اس عرصہ میں بار بار دہلی کا سفر فرمایا اور کئی کئی روز قیام فرماکر مساجد وغیرہ کے پروگراموں کی تشکیل و ترتیب میں مدد دی اور ان میں بیانات کے لئے دہلی کے مختلف علاقوں کے دورے فرمائے اور موقع بموقع اپنے مفید مشوروں سے نوازتے رہے دہلی کی یہ کانفرنس جمعیت علمائے ہند کی تحریک پر ہی ہورہی تھی پھر بھی دفتر جمعیت علمائے ہند کے بھرپور تعاون کا تذکرہ کئے بغیر چارہ نہیں۔ ناظم جمعیت علمائے ہند جناب مولانا سید محمود مدنی صاحب اور جناب مولانا قاری حماد صاحب اعظمی نے باحسن وجوہ اپنی ذمہ داری پوری فرمائی یہ حضرات ایک جانب رفقا مجلس جو دفتر میں مستقل قیام پذیر تھے۔ اور وقت بے وقت اپنے کام انجام دے کر دفتر واپس آتے، ان کے کھانے وغیرہ کا بندوبست کرتے تھے۔ بالخصوص چار جمعوں کو باہر کے جو علمائے کرام کثیر تعداد میں بیان کے لئے تشریف لاتے تھے۔ ان کے قیام و طعام کا مناسب انتظام

کرنے کی فکر فرماتے اور خود ضیافت کے فرائض انجام دیتے ان کی ہدایت کے مطابق دفتر میں موجود آرگنائزر اور دوسرے کارکنان کانفرنس سے متعلق امور مفوضہ بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیتے رہے بالخصوص کانفرنس سے دو روز قبل اور دو روز بعد دفتر میں سینکڑوں مہمانوں کی راحت رسانی میں شب و روز مصروف رہے۔

ادھر وسیع و عریض جلسہ گاہ کے جملہ انتظامات جمناپار مشرقی دہلی کے حضرات نے اپنے ذمہ لے لئے تھے اس سلسلہ میں جناب مولانا ظفرالدین صاحب' جناب مولانا محمد شمیم صاحب' جناب مولانا محمد اسمٰعیل صاحب اور جناب مولانا روشن الدین صاحب وغیرہم نے علاقہ کے اہل خیر حضرات سے رابطہ قائم فرماکر ان انتظامات کو پایہ تکمیل تک پہنچایا چنانچہ اسٹیج' فرش' روشنی اور لاؤڈ اسپیکر کے جملہ مصارف جناب الحاج اکرام الحسن صاحب صدر مجلس استقبالیہ نے ادا فرمائے' نماز کی صفیں جناب نسیم الدین صاحب سلیم پور والوں نے مہیا فرمائیں اور ٹھنڈے پانی کا انتظام جناب حاجی محبوب الٰہی صاحب جعفر آباد نے فرمایا اور تقریباً" دو ہزار مہمانوں کے ایک وقت طعام کا انتظام جناب حاجی مہتاب صاحب کھلونہ والوں نے فرمایا اور میونسپلٹی کے ذریعہ ٹینکر مہیا کرنے اور علاقہ میں صفائی ستھرائی کے لئے جناب ضمیر احمد صاحب (منا) کونسلر' اور جناب متین احمد صاحب ایم ایل اے نے جدوجہد فرمائی۔ (فجزاھم اللہ تعالیٰ)

کانفرنس کا آغاز:

کانفرنس کے آغاز کا پروگرام بعد نماز مغرب تھا مگر حب نبوی و بغض گستاخ رسول کے ایمانی جذبات سے معمور شمع رسالت کے پروانے عصر کے وقت ہی سے عیدگاہ ویلکم جعفر آباد پہنچنے شروع ہوگئے' اور مغرب کی نماز تک ہزاروں کی تعداد میں جمع ہوگئے' مغرب کی نماز عیدگاہ میں ادا کی اور نماز کے فوراً" بعد کانفرنس کا افتتاح ہوگیا۔ سب سے پہلے مولوی حافظ قاری عفان منصور پوری متعلم دارالعلوم دیوبند نے تلاوت کلام پاک کی۔ اس کے بعد جناب مولانا قاری شوکت علی صاحب مہتمم اعزاز العلوم ویٹ نے تحریک صدارت پیش فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اس تاریخ ساز اجلاس کی صدارت کے لئے میں امیرالہند حضرت مولانا سید اسعد صاحب مدنی مدظلہ صدر جمعیت علمائے ہند کا نام نامی پیش کرتا ہوں حضرت موصوف کی ملکی و ملی خدمات کی ایک طویل فہرست ہے' آج' کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کی شکل میں قادیانی تعاقب کی جو تحریک چل رہی ہے' اس کے شروع کرنے اور اس کے عام کرنے میں حضرت موصوف کا تاریخی کردار ہے' مختلف صوبوں میں تربیتی کیمپوں اور کانفرنسوں کا انعقاد' حضرت موصوف کی محنتوں کا ثمرہ ہے۔

لہٰذا اس کانفرنس کی صدارت کے لئے سب سے زیادہ موزوں شخصیت حضرت امیرالہند کی سمجھتا ہوں' امید ہے کہ آپ سب حضرات تائید فرمائیں گے۔

تحریک صدارت کی تائید میں مدرسہ باب العلوم جعفر آباد کے مہتمم جناب مولانا ظفرالدین صاحب نے فرمایا کہ میں خود اور تمام رفقاء کی طرف سے اس تحریک کی حرف بحرف تائید کرتا ہوں۔ بالخصوص اس وجہ سے کہ آج کی اس کانفرنس کا انعقاد بھی حضرت امیر الہند کی بے پایاں توجہات کا نتیجہ ہے۔

حضرت نے ازراہ کرم منصب صدارت قبول فرماتے ہوئے پروگرام کی کاپی اپنے ہاتھ میں لے لی اور حضرت کی ہدایت کے مطابق کانفرنس کی کارروائی کو آگے بڑھاتے ہوئے احقر نے دارالعلوم دیوبند کے مشہور استاذ تجوید و قرات جناب مولانا قاری شفیق الرحمٰن صاحب بلند شہری کو تلاوت کلام اللہ کی دعوت دی موصوف نے سورۂ احزاب کی آیت خاتم النبین پر مشتمل چند آیات نہایت ترتیل سے تلاوت فرماکر کانفرنس کو قرآنی انوار سے منور فرمایا۔

تلاوت کلام اللہ کے بعد دارالعلوم دیوبند کے طالب علم مولوی محمد صالح سلطانپوری نے نعتیہ کلام پیش کیا۔

خطبہ استقبالیہ:

اس کے بعد احقر نے خطبہ استقبالیہ پیش کرنے کے لئے صدر مجلس استقبالیہ جناب الحاج قاضی اکرام الحسن صاحب' صدر مسلم آل انڈیا ایکتا ویلفیئر کمیٹی کو دعوت دی' مگر موصوف کو عین وقت پر کانفرنس کی نگرانی سے متعلق ایک ضروری کام کی وجہ سے جانا پڑ گیا اس لئے موصوف کی نمائندگی کرتے ہوئے جناب مولانا محمد انیس صاحب آزاد قاسمی مدیر تحریر "تنویر حرم" نے خطبہ استقبالیہ پڑھا۔

خطبہ استقبالیہ میں شرکاء اجلاس کو خوش آمدید کہتے ہوئے اور ان کی تشریف آوری پر شکریہ کے کلمات ادا کرتے ہوئے موصوف نے دینی جدوجہد میں دہلی کی شاندار تاریخ کا تذکرہ فرمایا۔ اور بتایا کہ اسلامیان ہند کے لئے یہ شہر عرصہ دراز تک رشد و ہدایت کا مرکز اور علمی پیاس بجھانے کا چشمہ فیاض رہا ہے۔

ماضی بعید میں خواجہ بختیار کاکیؒ' حضرت محدث دہلویؒ وغیرہم اور ماضی قریب میں حضرت مفتی کفایت اللہؒ' حضرت مولانا احمد سعید صاحب دہلویؒ وغیرہم جیسے اساطین علم و فضل نے اس شہر میں علم نبوت کے چشمے بہائے۔

نیز صدر استقبالیہ نے واضح کیا کہ تحفظ ناموس رسالت شہر دہلی کے مسلمانوں کے لئے کوئی نیا کام نہیں ہے' جب بھی کسی گستاخ نے پیغمبر اسلام کی شان اقدس میں زبان دراز کی تو اس کو چھٹی کا دودھ یاد دلایا اور تاریخ میں ایسے

گستاخوں کا انجام بد' عبرت کا سامان بن گیا۔

آج بھی دہلی کے مسلمان اور اپنے اسلاف کے سچے جانشین اس عظیم الشان کانفرنس تحفظ ختم نبوت کے ذریعہ تمام اسلام دشمنوں اور گستاخ رسول ﷺ قادیانیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ تمہاری دھوکہ بازی کو کسی قیمت پر برداشت نہیں کیا جائے گا اور دہلی کے مسلمان مکمل بیداری کا ثبوت دیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

خطبہ استقبالیہ کے بعد جناب مولانا شاہ عالم صاحب' نائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت نے رد قادیانیت پر ایک نظم پڑھی۔ اس کے بعد راقم الحروف ناظم کانفرنس نے حضرت امیرالہند سے مودبانہ درخواست کی کہ اپنا تحریری وقیع خطبہ صدارت پیش فرمائیں۔

خطبہ صدارت:

حضرت موصوف نے تقریباً" پچاس منٹ میں خطبہ صدارت کی خواندگی مکمل فرمائی جو بطرز خطاب نہایت واضح تھی۔ حضرت موصوف نے اپنے پر مغز خطبہ صدارت میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت کتاب و سنت کی روشنی میں بیان فرماتے ہوئے مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کی جانب سے قادیانیوں کی تکفیر کے فتاویٰ کی عبارتیں بحوالہ پیش فرمائیں ساتھ ہی مرزا غلام احمد قادیانی کے کفریہ دعاوی' کذب بیانی اور مغلظ گالیاں' قادیانی کتب کے حوالوں سے ذکر فرمائیں اور مرزا قادیانی اور اس کے جانشینوں کی صریح عبارتوں سے ثابت فرمایا کہ جو لوگ مرزا غلام احمد قادیانی پر ایمان نہیں رکھتے خواہ حضور ﷺ پر ایمان رکھتے ہیں۔ قادیانی گروہ نے ان سب کو کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج کہا ہے۔ جس کا صاف مطلب یہی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے بعد مرزا قادیانی کو مستقل نبی تسلیم کیا گیا ہے جو اسلام کے عقیدہ کے خلاف ہے لہٰذا قادیانی اپنے مذہب کا نام کچھ اور رکھ لیں تو ہمیں ان سے کوئی سروکار نہیں ہوگا اس سلسلہ میں صدر محترم نے علامہ اقبال کی یہ تحریر پیش فرمائی:

"میری رائے میں قادیانیوں کے لئے صرف دو راستے ہیں یا تو وہ بہائیوں کی طرح اپنے آپ کو اسلام اور مسلمانوں سے الگ کرلیں یا پھر عقیدہ ختم نبوت میں تحریف و تاویل چھوڑ کر اس اصول کو پورے مفہوم کے ساتھ قبول کرلیں۔" (حرف اقبال)

ان حقائق کو سن کر ختم نبوت زندہ باد' قادیانی مردہ باد کے فلک شگاف نعروں سے پورا علاقہ گونج اٹھا۔ خطبہ صدارت کے بعد متعلم دارالعلوم دیوبند مولوی نعیم الدین بھاگلپوری نے رد قادیانیت پر نظم پیش کی۔

حضرت مولانا ارشد مدنی کی تقریر:

پھر ناظم اجلاس نے دارالعلوم دیوبند کے ناظم تعلیمات و استاذ حدیث جگر گوشۂ شیخ الاسلام مولانا سید حسین مدنی نوراللہ مرقدہ' حضرت مولانا سید ارشد صاحب مدنی مدظلہ کو دعوت خطاب دیتے ہوئے نام نامی کا اعلان کیا۔

موصوف کرسی خطابت پر رونق افروز ہوئے اور خطبہ مسنونہ کے بعد ارشاد فرمایا کہ آپ حضرات بار بار ختم نبوت کا لفظ سن رہے ہیں اس لفظ کا مطلب کیا ہے؟ اس کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔

حضرات! آپ جانتے ہیں کہ دنیا میں کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام تشریف لائے۔ ہر نبی اپنے ماننے والوں کو پروانہ جنت دیتا رہا مگر صرف اپنے زمانہ تک یعنی جب اس کے بعد دوسرا نبی آئے تو اب پچھلے نبی کا پروانہ نہیں چلے گا بلکہ دوسرے نبی کو مان کر اس سے پروانہ جنت حاصل کرنا ضروری ہوگا۔ لیکن ہمارے آقا اور سردار حضرت محمد ﷺ نے مبعوث ہوکر اپنے ماننے والوں کو جو پروانہ جنت عطا فرمادیا وہ قیامت تک کام آنے والا ہے اب کوئی اور نبی نہیں آئے گا جس کے پروانہ پر جنت ملنا موقوف ہو حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی جب قیامت کی بڑی علامت کے طور پر نزول فرمائیں گے۔ وہ بھی حضور اکرم ﷺ والا پروانہ جنت لوگوں کو عطا فرمائیں گے

اور حضور اکرم ﷺ کی شریعت پر ہی خود چلیں گے اور پوری امت کو چلائیں گے' یہ مطلب ہے ختم نبوت کا۔

حضرات! اس کے برخلاف مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی بکواس کرتا ہے کہ میرے آجانے کے بعد حضور اکرم ﷺ کا عطا فرمایا ہوا پروانہ جنت کافی نہیں ہے۔ بلکہ نجات پانے اور جنت میں جانے کے لئے مجھ پر ایمان لاکر پروانہ حاصل کرنا ضروری ہے اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ نعوذباللہ' خاتم النبیین مرزا قادیانی ہوا۔ ہمارا قادیانیوں سے یہی بنیادی اختلاف ہے آپ نے متنبہ فرمایا کہ جس طرح سچے نبی کا انکار کفر ہے اسی طرح جھوٹے نبی کو تسلیم کرنا بھی کفر ہے۔

حضرت موصوف مرزا قادیانی کے گھناؤنے کردار کی بعض مثالیں بھی پیش فرماکر سمجھایا کہ ایسا آدمی تو شریف انسان بھی کہلانے کا مستحق نہیں' نبی ہونا تو بہت دور کی بات ہے۔ موصوف کی تقریر پینتالیس منٹ تک ہوئی۔

حضرت مولانا عبدالعلیم صاحب فاروقی کی تقریر:

اس کے بعد اناؤنسر نے مشہور عالم و خطیب' مہتمم دارالمبلغین لکھنؤ حضرت مولانا عبدالعلیم صاحب فاروقی جنرل سیکریٹری جمعیت علمائے ہند سے گزارش کی کہ اپنے فاضلانہ خطاب سے سامعین کو محظوظ فرمائیں۔

موصوف نے خطبہ مسنونہ کے بعد آیت

کریمہ پڑھی جس کا مفہوم یہ ہے کہ:

ترجمہ: اور اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہو گا جو اللہ پر جھوٹ تہمت لگائے یا یوں کہے کہ مجھ پر وحی آئی ہے' حالانکہ اس کے پاس کسی بات کی بھی وحی نہیں آئی۔ (بیان القرآن)

اس آیت کریمہ کی روشنی میں موصوف نے واضح فرمایا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کا گروہ اللہ تعالیٰ پر افترا کرنے والا اور وحی کا مدعی کاذب ہونے کی وجہ سے اس زمانہ کا سب سے بڑا ظالم ہے' پھر بھی عجیب بات ہے کہ کچھ لوگ طفلانہ سوال کرتے ہیں کہ آپ لوگ قادیانیوں کا تعاقب کیوں کررہے ہیں۔ حالانکہ یہ تو انبیائے علیہم السلام کا اسوۂ مبارک ہے جو اپنے زمانہ میں شرک کا مقابلہ کرتے ہوئے لوگوں کو خیر کی طرف بلاتے رہے آج قادیانی گروہ' خیر (ختم نبوت) کے خلاف انکار ختم نبوت کا شر پھیلانے میں مصروف عمل ہے تو اہل حق کا فرض ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی شان خاتم النبیین کو خوب اچھی طرح بار بار مسلمانوں کو سمجھائیں اور قادیانی گروہ کی تحریفات و تلبیسات سے آگاہ کریں چنانچہ اللہ کی توفیق سے دارالعلوم دیوبند اور جمعیت علمائے ہند قادیانی شر کا سر کچلنے کے لئے پیش پیش ہیں۔ شاعر نے خوب کہا ہے۔

سینچا ہے اسے خون سے کچھ تشنہ لبوں نے
تب جاکر اس انداز کا میخانہ بنا ہے

موصوف کی ولولہ انگیز تقریر پچاس منٹ تک جاری رہی۔

ناظم کل ہند مجلس کی معروضات:

اس کے بعد خاکسار راقم الحروف ناظم کل ہند مجلس نے اجمالی طور پر کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات جو وہ مختلف صوبوں و علاقوں میں انجام دے رہی ہے ان کا تذکرہ کرتے ہوئے سامعین کو بتایا کل ہند مجلس کا مرکزی دفتر دہلی میں ۱۹۹۱ء سے قادیانی سرگرمیوں پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہے۔ اور جب بھی جس کالونی میں ضرورت پیش آئی اور ذمہ داران نے دارالعلوم سے رابطہ قائم فرمایا تو وہاں سے موضوع کے ماہر علمائے' مبلغین روانہ کئے گئے۔ جنہوں نے حسب ضرورت کئی کئی دن ان علاقوں میں قیام کرکے مسلمانوں کو قادیانی گروہ اور قادیانیت زدہ لوگوں کی چالبازی سے محفوظ رکھنے کی کوششیں فرمائیں۔ اور جب قادیانی فتنہ نے دہلی میں اور زیادہ پیر پھیلانے کے لئے ماولنکر ہال میں کانفرنسیں کرنی شروع کیں تو ذمہ داران نے ضرورت محسوس کی کہ قادیانی فتنہ کی سرکوبی کے لئے بڑے اور کھلے اجلاس کئے جائیں اسی سلسلہ کی آج دوسری عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس عیدگاہ ویلکم جعفر آباد کے وسیع و عریض میدان میں منعقد ہورہی ہے دارالعلوم دیوبند' جمعیت علمائے ہند اور اس کے نہج پر کام کرنے والے صاحبان امربالمعروف نہی عن المنکر اور فتنہ پردازوں سے مقابلہ آرائی کو اپنا خصوصی مشن بنائے ہوئے ہیں' جس پر ان حضرات کو نبی کریم ﷺ کی عظیم بشارت ہے کہ ان کو امت مسلمہ کے اولین حضرات (صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم) جیسا ثواب ملے گا حدیث پاک ہے' جس کا مفہوم یہ ہے کہ

ترجمہ: "اس امت (امت محمدیہ) کے اخیر زمانہ میں ایک جماعت ایسی پیدا ہوگی' جس کا ثواب اس امت کے ابتدائی دور کے لوگوں (صحابہؓ) کے ثواب کے مانند ہوگا یہ جماعت اچھی باتوں کا حکم کرے گی' بری باتوں سے روکے گی اور فتنہ پردازوں کا مقابلہ کرے گی۔"

قادیانی فتنہ کی سرکوبی کی جدوجہد میں کسی طرح بھی حصہ لینے والے خوش قسمت حضرات یقیناً "اس بشارت کے مستحق ہیں لیکن یہ زمانہ کی ستم ظریفی ہی ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت کی وضاحت اور اس کے خلاف اٹھنے والے قادیانی فتنہ کی تردید کے مضامین مساجد میں بیان کرنے سے کچھ لوگ روکتے ہیں۔ اور قادیانی فتنہ کا مقابلہ کرنے والوں کو امت کے اندر اختلاف و انتشار پھیلانے کا مجرم گردانتے ہیں۔ (لاحول ولا قوۃ الا باللہ)

ارے مسلمانو! کیا مسجدوں میں قرآن کریم کی تشریح سے بھی روکا جائے گا جس کا ایک اہم مضمون علم الخاصہ ہے۔ جس سے باطل فرقوں کے عقائد جان کر ان کی تردید سکھلائی جاتی ہے اور مجھے بتایا جائے کہ کیا مسجدوں میں ذخیرہ احادیث شریف کے ان ابواب کے ترجموں و تشریحات سے بھی روکا جائے گا جن میں نبی کریم ﷺ نے آنے والے فتنوں کی خبر دی ہے اور ان سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے۔ اگر جواب نفی میں ہے اور یقیناً" ہر مسلمان کا جواب نفی میں ہی ہوگا تو مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے فتنہ کے تردیدی مضامین و بیانات سے ناگواری کیوں ہوتی ہے۔

بہرحال کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم بلاخوف لومۃ لائم اپنا مشن جاری رکھے ہوئے ہے۔ آج کی کانفرنس کی تیاری کے لئے چار جمعوں میں مجموعی طور پر چار سو مساجد میں ختم نبوت و رد قادیانیت کے بیانات ہوئے جن کو مسلمانوں نے بڑے انہماک و دردمندی کے ساتھ سنا' اور آج مسلمانوں کا یہ جم غفیر دہلی کے کونہ کونہ سے انہی مضامین کو اکابر علماء کی زبانی مفصل طور پر سننے کے لئے عیدگاہ میں جمع ہوگیا ہے جو اسباب کا چیلنج ہے کہ قادیانی فتنہ کو دہلی میں پنپنے نہیں دیا جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ ہماری پوری کوشش یہی ہوگی اور اسی کے ہم مکلف ہیں' قادیانیوں کو ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کی قدرت میں ہے اس لئے ہم سے یہ سوال کرنا بالکل بے معنی ہے کہ آپ کی تحریک سے قادیانی مٹے کیوں

نہیں! حضرات انبیاء علیہم السلام کا کام بھی پیغام خداوندی پہنچانا اور کوشش کرنا تھا' ہدایت دے دینا ان کے بس میں نہیں تھا اس لئے آج تک کفر اور کفار دنیا میں موجود ہیں۔

آخیر میں راقم الحروف نے مجمع کو آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کذاب کے پوتے مرزا طاہر قادیانی (جو قادیانیوں کا موجودہ سربراہ ہے اور پاکستان سے فرار ہو کر لندن میں بیٹھا ہوا ہے) کا ایک سفید جھوٹ سنایا جس پر مجمع نے زوردار قہقہہ لگایا' جھوٹ یہ تھا کہ مرزا طاہر نے لندن میں ٹیلی ویژن پر تقریر کرتے ہوئے سال گزشتہ کی تحفظ ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد دہلی کے بارے میں دروغ گوئی کی تھی کہ کانفرنس کی دو نشستیں ہوئیں پہلی نشست تو کسی طرح ہو گئی۔ مگر دوسری نشست میں زوردار آندھی بارش آگئی جس کی وجہ سے کانفرنس درہم برہم ہو گئی۔ جبکہ واقعہ یہ ہے کہ کانفرنس کی صرف ایک نشست ہوئی تھی اور کسی طرح کی آندھی بارش بالکل نہیں آئی تھی ہزاروں مسلمان اس کے گواہ ہیں جو آج کے اجلاس میں بھی تشریف لائے ہیں۔

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب کی پیش کردہ قرارداد:

دارالعلوم دیوبند کے مہتمم اور کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب نے عظیم الشان کانفرنس کا پیغام بصورت قرارداد پڑھ کر سنایا جس کا متن درج ذیل ہے:

حامدا" ومصلیا ومسلما اما بعد! مسلمانان دہلی کی یہ دوسری عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس اس بات کو نہایت تشویش کی نگاہ سے دیکھتی ہے کہ ملک کے مختلف علاقوں میں قادیانیوں مرتدوں کی ارتدادی سرگرمیاں منصوبہ بند طریقے سے جاری ہیں یہ لوگ جہاں عیسائی مشنریوں کی طرز پر پبلک اسلام قائم کر کے معصوم مسلم بچوں کے ذہنوں کو خراب کر رہے ہیں وہیں پسماندہ اور جہالت زدہ علاقوں میں رفاہی اداروں کے قیام اور مالی امداد وغیرہ کے ذریعہ سادہ لوح مسلم عوام کو دام فریب میں مبتلا کر رہے ہیں نیز قادیانیوں نے انٹرنیٹ اور ٹیلی ویژن پر سیٹلائٹ پروگراموں کے ذریعہ اپنے باطل مذہب کی اشاعت کا سلسلہ جاری کر رکھا ہے جس کے توسط سے آج یہ ارتدادی فتنہ شہر شہر اور گھر گھر تک پہنچ گیا ہے۔ اس لئے:

❑ یہ کانفرنس تمام مسلمانوں پر واضح کر دینا چاہتی ہے کہ قادیانی جماعت کے لوگ اپنے عقائد باطلہ (مثلا" مرزا قادیانی کی صورت میں آنحضرت ﷺ کی بعثت ثانیہ' انکار ختم نبوت اور وفات حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے عقائد) کی بنا پر مرتد' زندیق اور کافر ہیں ان سے مسلمانوں جیسے تعلقات رکھنا' مسلمانوں کے قبرستان میں ان کے مردوں کو دفن کرنا اور ان سے رشتہ ناطہ رکھنا سب قطعا" حرام ہے اور ان کا سماجی اور معاشرتی بائیکاٹ کرنا واجب ہے۔

❑ یہ عظیم الشان کانفرنس قادیانیوں کو آگاہ کرتی ہے کہ وہ اپنے عقائد باطلہ سے توبہ کر کے صدق دل سے حلقہ اسلام میں آجائیں اور مرزا قادیانی کو جھوٹا مدعی نبوت اور کافر تسلیم کر لیں۔

❑ یہ عظیم کانفرنس حکومت ہند سے مطالبہ کرتی ہے کہ چونکہ قادیانی دھوکہ اور فریب دے کر حقیقتا" غیر مسلم ہونے کے باوجود اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں جو دستور ہند میں دی گئی مذہبی آزادی کی دفعہ (۲۵) کے خلاف ہے اس لئے حکومت ہند دستور ہند کی خلاف ورزی کی بنا پر قادیانیوں کو مسلمانوں کے شعائر اسلام استعمال کرنے پر پابندی لگائے اور انہیں باضابطہ طور پر غیر مسلم قرار دے۔

❑ یہ کانفرنس تمام مسلم جماعتوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ اپنے حلقہ اثر میں قادیانی جماعت کی سرگرمیوں پر گہری نظر رکھیں اور اپنے پروگراموں میں عقیدۂ توحید و ختم نبوت کی مثبت انداز میں قابل اطمینان تشریح کر کے قادیانیوں کی تحریفات و تلبیسات سے مسلم عوام کو آگاہ کیا کریں۔

❑ یہ کانفرنس بالخصوص دینی مدارس کو توجہ دلاتی ہے کہ وہ اپنے طلبا کو رد قادیانیت کے متعلق ضروری معلومات فراہم کرنے کا اہتمام کریں اور اساتذہ کو اس موضوع پر تیار کرنے کے لئے جابجا تربیتی کیمپوں کا انعقاد کریں اور خاص کر قادیانیت سے متاثرہ علاقوں میں مکاتب کے قیام کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو زیغ وضلال سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

تائیدات:

تاریخی و شرعی قرارداد کی تائید میں جناب مولانا محمد شمیم صاحب امام عیدگاہ ویلکم دہلی نے ببانگ دہل اعلان کیا کہ اس قرارداد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے دہلی کا مسلمان انشاء اللہ تعالیٰ ہر اقدام کے لئے تیار ہے۔ جناب ضمیر احمد صاحب کونسلر اور جناب چودھری متین صاحب ایم ایل اے نے بھی پرزور الفاظ میں تائید فرمائی اور ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔ دکشن پوری کے جناب قاری ربیع الحسن صاحب نے بھی تائیدی کلمات فرمائے' سپریم کورٹ کے وکیل سید شکیل احمد صاحب نے قرارداد کی تائید کرتے ہوئے فرمایا آئین ہند کی دفعہ نمبر۲۵ کا سہارا لے کر کچھ لوگ کہا کرتے ہیں کہ اس ملک میں ہر شخص کو اپنے عقیدہ و خیال کے بارے میں آزادی حاصل ہے' پھر آپ قادیانیوں پر کیوں اعتراض کرتے ہیں' حالانکہ یہ آزادی مشروط نہیں ہے بلکہ یہ شرط لگی ہوئی ہے کہ آپ کو دوسرے مذہب کے اصولوں کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے کی اجازت نہیں ہے قادیانی گروہ یہی حرکت کرتا

ہے اگر وہ اپنے مذہب کے اصول بنا کر ان کا نام کچھ بھی رکھ لیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ان کو اسلام کا نام دینا صریح دھوکہ دہی ہے جو قابل تعزیر جرم ہے۔ آخر میں صدر اجلاس نے عمومی طور پر تمام مجمع سے ہاتھ اٹھوا کر قرارداد کی تائید حاصل فرمائی۔

حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالنپوری کی تقریر:

دارالعلوم دیوبند کے ممتاز استاذ حدیث' رد قادیانیت کے مربی خصوصی' ناظم عمومی کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالنپوری کرسی خطابت پر جلوہ افروز ہوئے۔ حضرت موصوف نے خطبہ مسنونہ کے بعد ارشاد فرمایا کہ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے متعلق بہت کچھ مواد آپ کے سامنے آچکا ہے البتہ قرارداد کی دفعہ (۴) میں کہا گیا ہے کہ قادیانیوں کی تحریفات و تلبیسات سے مسلم عوام کو آگاہ کیا جائے' اس موضوع پر تفصیلی گفتگو باقی رہ گئی ہے' میں اس کے بارے میں اپنی معروضات پیش کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن اس سے پہلے میں یہ واضح کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ بارہ سال قبل جب ہندوستان میں قادیانی سرگرمیاں شروع ہوئیں تو ان کے تعاقب کرنے کی فکر سب سے پہلے رکن مجلس شوریٰ دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا سید اسعد مدنی صاحب مدظلہ کو ہوئی اور موصوف کی خصوصی تحریک و تجویز پر ہی ۱۹۸۶ء میں دارالعلوم دیوبند میں عالمی اجلاس تحفظ ختم نبوت منعقد کیا گیا تھا۔ اس وقت اس کو بظاہر غیر ضروری سمجھا گیا تھا' لیکن بعد کے حالات نے ثابت کردیا کہ حضرت مولانا مدنی مدظلہ کی نگاہ دوربیں تھی اور حضرت نے بڑی دور اندیشی سے کام لے کر ہم سب کو رد قادیانیت کی مہم میں لگادیا جس کے نتیجہ میں جگہ جگہ قادیانی ارتدادی فتنہ کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے والے علمائے کرام اور دردمندان ملت تیار ہورہے ہیں۔ آج کی یہ کانفرنس بھی اسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے' حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب نے اصل موضوع شروع کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیانی گروہ کس طرح دھوکہ دیتا ہے اس کی ایک مثال یہ ہے:

قادیانی فریب نمبر۱

قادیانی گروہ کہتا ہے کہ نبوت اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے' لہٰذا حضرت محمد ﷺ کے بعد بھی یہ رحمت جاری رہنی چاہئے۔

❑ اس کا جواب یہ ہے کہ بارش بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے مگر اس وقت جب کہ موسم میں ہو اور حسب ضرورت ہو ورنہ وہ زحمت بن جاتی ہے۔ اسی طرح سمجھئے کہ حضور اکرم ﷺ کی بعثت سے پہلے انبیاء کی آمد کا سلسلہ جاری تھا لہٰذا نبوت کی شکل میں نئی نئی رحمت خداوندی اپنے موسم میں آتی رہی۔ جب حضور اکرم ﷺ کی بعثت نبوت تاقیامت ہوگئی اور آپ کو خاتم النبیین بنادیا گیا' تو اب نئی نبوت کا نہ موسم رہا نہ اس کی ضرورت رہی لہٰذا آج نئی نبوت اور اس کا دعویٰ رحمت نہیں زحمت ہے اب تو صرف حضور اقدس ﷺ کی نبوت کی رحمت سے کبھی محروم نہیں رہے گی۔ حضرت مفتی صاحب نے قادیانی دھوکہ بازی کی دوسری مثال سمجھاتے ہوئے فرمایا:

فریب قادیانیت نمبر۲

قادیانی گروہ کہتا ہے کہ خاتم النبیین میں خاتم کے معنوی معنی مہر کے ہیں مگر اس سے ظاہری مہر مراد نہیں بلکہ معنوی مہر مراد ہے' یعنی حضور اکرم ﷺ کے اتباع کامل سے انسان میں یہ صلاحیت پیدا ہوجاتی ہے کہ وہ نبی کہلائے' جیسے آپ کی اتباع کامل سے صدیق' شہید اور صالح بن جانا ممکن ہے اور مرزا قادیانی کو فنافی الرسول ہوجانے سے ظلی نبوت ملی ہے۔

جواب: اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں خاتم کے لغوی معنی مراد نہیں بلکہ مجازی معنی "آخر" مراد ہیں جیسے کہا جاتا ہے کہ میرا کاروبار برباد ہوگیا تو اس کا یہ ترجمہ نہیں ہوتا کہ وہ کاروبار ہوا پر چلا گیا بلکہ یہ مطلب لیا جاتا ہے کہ ضائع ہوگیا۔ چاہے پانی میں ڈوب کر یا آگ میں جل کر اسی طرح خاتم النبیین کے معنی آخری نبی کے ہیں جیسے مہر تحریر کے آخر میں ہوا کرتی ہے۔ یہ کہنا بالکل باطل ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی ذات میں فنا ہوجانے کی اور متابعت کاملہ کی وجہ سے کسی کو نبوت مل سکتی ہے اور اگر بالفرض ان وجوہ سے نبوت ملا کرتی تو اس کے سب سے زیادہ مستحق حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما و دیگر جلیل القدر صحابہ کرام ہوتے چودھویں صدی کے کذاب مرزا غلام احمد قادیانی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حضرت مفتی صاحب نے قادیانی فریب کاری کی تیسری مثال سمجھاتے ہوئے فرمایا:

❑ قادیانی گروہ بڑی معصومیت سے سادہ لوح مسلمانوں سے اپنی پریشانی کا اظہار کرتا ہے کہ ہم تو مسلمانوں والا کلمہ لا الہ اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں۔ اپنی مسجدوں' دکانوں' مکانوں پر جلی حرفوں میں کلمہ لکھ کر لگاتے ہیں' پھر بھی علماء ہمیں کافر کہتے ہیں بلکہ ہمیں کلمہ پڑھنے اور لکھنے کی اجازت نہیں دیتے اس کا جواب یہ کہ قادیانیوں کا کفریہ عقیدہ یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی دوسری بعثت مرزا غلام احمد قادیانی کی شکل میں ہوئی ہے مرزا قادیانی بعینہ محمد ہے (نعوذباللہ) اس لئے جب قادیانی کلمہ پڑھتے ہیں تو ان کی مراد محمد سے مرزا قادیانی ہوتی ہے۔ لہٰذا کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھنے کے باوجود قادیانی گروہ کافر ہے۔ اور علماء ان کو حق نہیں دیتے کہ

مسلمانوں کا کلمہ خود اپنے کفریہ مذہب کے لئے استعمال کریں۔ حضرت مفتی صاحب کی تقریر سوا گھنٹہ جاری رہی۔ حضرت مفتی صاحب کی تقریر کے بعد مجلس استقبالیہ کے جنرل سیکریٹری جناب الحاج فیاض الدین صاحب (حاجی میاں) نے کلمات تشکر پیش فرمائے اور تمام علمائے کرام محترم سامعین اور تمام منتظمین کانفرنس کا شکریہ ادا کیا۔

کانفرنس کی اجازت پولیس محکمہ سے رات کے بارہ بجے تک ملی تھی مگر مجمع کا جوش و خروش اور نظم و ضبط دیکھ کر اس کے ذمہ دار نے اجازت دے دی کہ آپ ایک بجے تک کانفرنس کا پروگرام چلاسکتے ہیں۔ چنانچہ کارروائی مکمل ہوتے ہوتے رات کے ڈیڑھ بج گئے تھے مگر مجمع سراپا گوش بنا ہوا تھا' عیدگاہ کے وسیع و عریض احاطہ کے علاوہ مین روڈ پر مکانوں کی چھتوں پر جم غفیر تھا کیونکہ دور دور تک لاؤڈ اسپیکر لگے ہوئے تھے یہ کل مجمع ایک لاکھ کے قریب تھا۔ اگر منتظمین کو نماز عشاء اور مہمانوں کو کھانا کھلانے کی فکر نہ ہوتی تو صبح کی نماز تک یہ کانفرنس چلتی رہتی' پولیس کے عملہ کو بڑی حیرت ہو رہی تھی کہ چھ بجے شام سے تقریباً" آٹھ گھنٹے کی یہ کانفرنس انتہائی مصروف علاقہ میں اتنے بڑے مجمع کا پہنچنا اور واپس ہونا اور کسی قسم کا کوئی حادثہ پیش نہ آنا بڑی انوکھی بات ہے۔

بہرحال اللہ تعالیٰ کے بے حد فضل و کرم سے مکمل خیرو عافیت اور انتہائی کامیابی کے ساتھ ڈیڑھ بجے دعا پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی فالحمدللہ اولاً و آخراً" شرکاء کانفرنس کو اکابر علماء کی تقاریر سے استفادہ کا موقع فراہم کرنے کے ساتھ منتظمین نے رد قادیانیت کے پمفلٹ اور کتابچے و پوسٹر بھی ہزاروں کی تعداد میں اردو' ہندی اور انگلش میں طبع کروائے تھے' جو عیدگاہ کے تینوں دروازوں پر آغاز کانفرنس سے اختتام تک مفت تقسیم کئے جاتے رہے تاکہ شرکاء واپسی کے بعد بار بار ان کو پڑھیں اور اپنے احباب و اہل خانہ کو پڑھوائیں اور استفادہ کا سلسلہ برقرار رہے متعدد ارباب خیر نے بھی اپنے خرچ پر مختلف کتابیں طبع کرواکر تقسیم کرائیں۔ اس لٹریچر کی طباعت وغیرہ کے سلسلہ میں جناب مولانا معزالدین صاحب ناظم امارت شرعیہ نے انتھک محنت فرمائی' علاوہ ازیں کانفرنس کی تیاری کے روزانہ کے کاموں میں مسلسل تعاون فرماتے رہے۔

کانفرنس کے بعد حضرت امیرالہند مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ نے مختلف کالونیوں کے ان ائمہ کرام و دیگر حضرات کو بتاریخ ۲۸ جون ۱۹۹۸ء کو دفتر جمعیت میں مدعو فرمایا جنہوں نے کانفرنس کی کامیابی کے سلسلہ میں خاص دلچسپی لی تھی۔ تاکہ قرارداد کو عملی جامعہ پہنانے کے لئے لائحہ عمل طے کیا جاسکے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت دہلی کی تشکیل:

اس میٹنگ میں صوبہ دہلی کی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تشکیل عمل میں آئی جس کو کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کی شاخ قرار دیا گیا اس مجلس کے صدر جناب الحاج ڈاکٹر سید محمد فاروق صاحب (ہمدرد کمپنی) اور جنرل سیکریٹری جناب الحاج قاضی اکرام الحسن صاحب (صدر آل انڈیا مسلم ایکتا کمیٹی) منتخب کئے گئے جبکہ خزانچی کے طور پر جناب الحاج عیسیٰ شفیق صاحب چتل والے منتخب ہوئے نیز چار نائبین صدر اور چار سیکریٹری مقرر ہوئے ان کے علاوہ ۲۵ اراکین منتخب ہوئے اس میٹنگ میں دہلی کے چھ مدارس عربیہ نے اس عزم کا اظہار فرمایا کہ وہ اپنے اپنے مدرسہ میں رد قادیانیت و عیسائیت کے لئے ایک مستقل مبلغ کا تقرر کریں گے یہ بھی طے ہوا کہ دہلی کے مختلف علاقوں میں سال بھر میں چار جلسے کئے جائیں گے۔

مجلس کے دفتر کا افتتاح:

حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ نے ۵ جولائی ۱۹۹۸ء کو مجلس تحفظ ختم نبوت دہلی کے عہدیداران و اراکین کی میٹنگ بلائی۔ جس میں مجلس کے دفتر کے لئے مرکزی دفتر جمعیت علمائے ہند دہلی کا ایک کمرہ تجویز ہوا اور مجلس کا سالانہ بجٹ طے ہوا ایک پارٹ ٹائم محرر اور ایک مبلغ کی تقرری کا فیصلہ ہوا۔ بفضلہ تعالیٰ ۱۴ جولائی ۱۹۹۸ء کو مجلس تحفظ ختم نبوت دہلی کے دفتر کا افتتاح بذریعہ حضرت مولانا اسعد صاحب مدنی مدظلہ عمل میں آیا' اس پروقار و سادہ افتتاحی تقریب میں اراکین مجلس کے علاوہ دیگر ذمہ داران دہلی نے بھی شرکت فرمائی خداوند کریم بسلسلہ تحفظ ختم نبوت ان کوششوں کو شرف قبولیت سے نوازے اور آئندہ بھی استقامت کے ساتھ مسلسل یہ خدمت انجام دیتے رہنے کی توفیق ارزاں فرمائے۔ (آمین)

جرمنی میں اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے

مغربی میڈیا کی اسلام کے خلاف یلغار کے باوجود پورے یورپ میں اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے جس کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ جرمنی میں اس وقت ۱۲ اسلامی تنظیمیں اپنا کام انتہائی جوش و خروش سے کررہی ہیں' ان تنظیموں کے ممبران کی تعداد ۳۲ ہزار ہے جبکہ پورے جرمنی میں مسلمانوں کی مجموعی تعداد ۲۰ لاکھ سے زائد ہے' ایک جائزے کے مطابق جرمنی میں اسلام قبول کرنے میں خواتین پیش پیش ہیں' گزشتہ چار سالوں میں ۸ ہزار خواتین حلقہ بگوش اسلام ہوئیں جن میں سے اکثریت کا تعلق کالجوں اور یونیورسٹیوں سے ہے' ان خواتین نے یہاں کی بے لگام تہذیب کے برعکس اپنے آپ کو مکمل اسلامی رنگ میں رنگ لیا ہے'

دینی غیرت کا فقدان

محمد سلمان منصورپوری

موجودہ دور میں ہمارا معاشرہ ایک تشویشناک روحانی بیماری میں مبتلا ہوتا جارہا ہے۔ بیماری یہ ہے کہ اب گھر کے بڑے بوڑھے ذمہ دار لوگ بھی گھر والوں اور گھر والیوں کی بے حیائیوں اور معصیت پر غیرت کا اظہار نہیں کرتے‘ گھروں کا ماحول بگڑنے میں اس "غیرت کا فقدان" کا بڑا دخل ہے‘ کیونکہ گھر کے ذمہ دار کی گرفت کا خوف ایسی چیز ہے جو گھر والوں کو بہت سی بے راہ رویوں سے روک سکتی ہے۔ اور یہ گرفت موقوف ہے غیرت پر‘ لیکن جب آدمی بے غیرت ہوجائے تو پھر گرفت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غیرت مند بننے کی تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ حدیث میں ارشاد ہے الغیرۃ من الایمان (غیرت ایمان کا جزو ہے) اور اس کے ساتھ بے غیرتی پر سخت ترین الفاظ میں نکیر ہے ایک حدیث کا ٹکڑا ہے البذاء من النفاق (اور اجنبی مرد و عورت کا بے حجابی کے ساتھ گفتگو کرنا نفاق کا جزو ہے) اور ایک حدیث میں ارشاد ہے "تین آدمی کبھی جنت میں نہ جائیں گے دیوث مرد‘ مردوں کی ریس کرنے والی عورتیں اور شراب کا عادی شخص۔"

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ شراب کے عادی کو تو ہم نے پہچان لیا مگر یہ دیوث کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دیوث وہ ہے جو اپنے گھر والوں (بیوی‘ بیٹی وغیرہ) کے پاس اجنبی لوگوں کی آمد و رفت کو اہمیت نہیں دیتا۔" حضرات صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ یہ مردوں جیسی عورتیں کون سی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ وہ عورتیں ہیں جو مردوں سے مشابہت اختیار کرتی ہیں۔" (یعنی بال‘ لباس وغیرہ مردوں جیسا پہنتی ہیں‘ جیسا کہ آجکل کا عام فیشن ہوچکا ہے)۔ نعوذباللہ (البیہقی فی شعب الایمان ۷ر۴۱۲)

ان ہدایات اور وعیدوں کی روشنی میں ہمیں معاشرہ کو غیرت مند بنانے کی ضرورت ہے‘ اگر صحیح معنی میں دینی غیرت و حمیت ہمارے اندر پیدا ہوجائے تو بے حیائی اور بے پردگی کے سیلاب پر بند لگایا جاسکتا ہے۔ امام بیہقی (م ۴۵۸ھ) نے اس ضمن میں ایک بڑا نصیحت آموز واقعہ لکھا ہے جو ہماری غیرت کو مہمیز لگانے کے لئے کافی ہے۔ موصوف نے اپنی سند سے موسیٰ بن اسحاق قاضی کے زمانہ کا ایک واقعہ نقل کرتے ہیں کہ "ایک مرتبہ ان کی عدالت میں ایک برقعہ پوش عورت نے اپنے شوہر پر ۵۰۰ اشرفی مہر کا دعویٰ دائر کیا۔ شوہر مہر کی اس مقدار کا منکر تھا‘ تو عورت کے وکیل نے اپنے دعویٰ کے ثبوت پر گواہ پیش کئے‘ گواہ میں سے ایک شخص نے مطالبہ کیا کہ عورت کا چہرہ دیکھ کر گواہی دوں گا۔ چنانچہ گواہ (چہرہ دیکھنے کے لئے) اور عورت (چہرہ دکھانے کے لئے) کھڑی ہوگئی۔ یہ دیکھ کر شوہر کی غیرت کو جوش آگیا اور اس نے کہا کہ آخر کس وجہ سے میری بیوی پر اجنبی مرد کی نظر ڈالی جارہی ہے؟ اب میں قاضی کے سامنے خود گواہی دیتا ہوں کہ میرے اوپر اس کے ۵۰۰ دینار خالص ہونے کے واجب ہیں۔ مگر میری بیوی اپنا چہرہ ہرگز نہ دکھائے۔" یعنی یا تو اب تک منکر تھا کہ عورت عدالت میں دعویٰ پر مجبور ہوئی‘ لیکن جب غیر مرد کی نظر پڑنے کا سوال آیا تو غیرت ایمانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پورا مطالبہ "فوراً" منظور کرلیا۔ اس کی اس غیرت و حمیت کا عورت پر اتنا اثر ہوا کہ اس نے اسی وقت وہ سارا مہر معاف کردیا۔ یہ عجیب قصہ دیکھ کر قاضی صاحب نے حکم دیا کہ اس واقعہ کو حسن اخلاق کے یادگار واقعات میں درج کیا جائے۔ (شعب الایمان للبیہقی ۷ر۴۱۳)

اس واقعہ کو سامنے رکھ کر ہم غور کریں کہ آج ہمارے معاشرہ کا کیا حال ہے؟ ہمارے ہی گھر کی عورتیں پورے میک اپ اور زیب و زینت کے ساتھ بے پردہ بازاروں میں گھومتی ہیں‘ اسکول جاتی ہیں‘ ملازمت پر جاتی ہیں‘ نامحرم مردوں کے ساتھ ہنسی اور مذاق کرتی ہیں اور ہم اپنی آنکھوں سے یہ سب مناظر دیکھ کر نظر انداز کرجاتے ہیں‘ گویا کوئی بات ہی نہ ہو۔ احادیث میں اس بے غیرتی کو "دیوث" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ جو ایک مومن کے لئے بڑی عار اور ذلت کی بات ہے‘ اللہ تعالیٰ ہماری اصلاح فرمائے اور ہمیں صحیح سمجھ عطا فرمائے اور ہمیں دنیا و آخرت کی ذلتوں سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

O

قسط نمبر ۴

مولانا عبداللطیف مسعود ڈسکہ

خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ کے عالمگیر معجزات

اور پھر بار بار اور قدم قدم پر ببانگ دہل مخالفین کو چیلنج کرتا چلا گیا کہ ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ کہیں بعشر سورۃ مثلہ (سورہ الھود) اور کہیں اس سے بھی کھل کر اعلان فرمایا:

قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ھذا القران لایاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظہیرا○ (بنی اسرائیل) کہیں اعلان کیا جارہا ہے یستنبونک احق ھو' قل ای وربی انہ الحق' وما انتم بمعجزین○ (یونس ۵۲)

غرضیکہ جوں جوں منکرین قرآن مجید کی مخالفت میں سخت ہوتے گئے ویسے ہی ان کو واضح طور پر چیلنج کیا جاتا رہا ہے حتی کہ چند سال میں ہی وہ اپنا سارا دم خم توڑ گئے اور فضا عالم سے ان کے ہمنواؤں نے اپنی چشم مادی سے دیکھ لیا اور یہ مشاہدہ مثل مشہور اظہر من الشمس کو بھی مات کر گیا۔

ذکر سے گونج اٹھی' ہر سو اذا جاء نصر اللہ والفتح' ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا" کے مسرت انگیز اور حقیقت افروز مناظر نظر آنے لگے یہاں تک جو ہادی اعظم تیرہ برس کی محنت شاقہ کے نتیجہ میں صرف چند نفوس کو راہ حق پر لاسکا وہ صرف ۹ سال کے قلیل سے عرصہ میں سوا لاکھ قدسی صفات افراد انسانی کے پر بہار جھرمٹ میں جلوہ گر ہو رہا ہے اس کا قلب حزیں و غمگین آج اس ملا ئکہ سرشت مقدسین کو دیکھ کر بے پناہ مسرتوں سے لبریز ہے۔ آج اس معرکہ حق و باطل جس کی ابتدا تبالک الھذا جمعتنا سے ہوئی تھی اس کی انتہا تبت یدا ابی لھب وتب کا نظارہ آسمان و زمین اور کائنات کا ذرہ ذرہ اپنی قلبی نظر اور سر کی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہا ہے۔ یہ ہے وہ الم یکفھم انا انزلنا علیک الکتاب یتلی علیھم کی وضاحت کی ایک ادنیٰ سی جھلک' ورنہ یہ باب تو نہایت وسیع و عریض ہے یہ بحر ناپید کنار ہے۔

اور سنئے اور دیکھئے:

آج رحمۃ للعالمین' خاتم الرسلین' سرور کونین فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس خدا کے وعدہ' اور کتاب یتلی علیھم کی مشاہداتی حقانیت ملاحظہ فرمارہے ہیں مثلاً":

اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا تھا' اعلان کیا تھا' فوربک لنسئلنھم اجمعین عما کانوا یعملون' انا کفیناک المستھزین تو چند سال بعد آپ کی زبان اقدس سے ہی اس کی مشاہداتی تفسیر کرائی جارہی ہے کہ فتح بدر کے بعد اسی میدان میں تمام مخالفین کے لاشوں کو قلیب بدر میں پھینک کر خدا کا حبیب باآواز بلند ان سے مخاطب ہے۔ اے عتبہ' اے شیبہ' اے ابوجہل' اے فلاں' اے فلاں سنو! ہم نے تو اپنے رب کا وعدہ غلبہ و نصرت دیکھ لیا کیا تم نے وجدتم ما وعدتم ربکم حقا (بخاری ص ۵۶۶' ج ۲) فرمایئے خدائی اعلان کی صداقت صرف چند سال بعد کتنی پکی ثابت ہوگئی انا کفیناک المستھزین کا کیسا روح پرور منظر آسمان و زمین اور مخالف و موافق ملاحظہ کر رہے ہیں۔

ناظرین کرام! یہ ہے اولم یکفھم کا مفہوم اور یہ ہے خاتم الرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے بے مثال دائمی معجزات' جن کی نظیر تاریخ رسالت میں ناممکن اور محال ہے۔ آؤ ذرا سراقہ سے پوچھ لیجئے جو کہ ہجرت کے موقعہ پر انعام کے لالچ میں آپ کو زندہ یا غیر زندہ گرفتار کرنے کے لئے تعاقب میں گیا لیکن وہاں کچھ اور ہی دیکھ اور سن کر آیا' جو دیکھا سو دیکھا اور یہ سنا کہ اے سراقہ میرا تعاقب کرنے والے' آج تو میری حالت یہ ہے کہ بے سروسامانی کی حالت میں وطن چھوڑنے پر مجبور ہوں مگر صرف دوسرے نہیں تو بھی دیکھ لے گا کہ قیصر و کسریٰ مغلوب ہوں گے' ان کے خزانے سمٹ کر مدینہ میں آئیں گے اور خاص بات یہ ہے کہ خود تیرے ہاتھوں میں کسریٰ کے شاہی کنگن پہنا کر میری صداقت اور عظمت و شان کا منظر اور جلوہ دیکھا اور دکھایا جائے گا۔ چنانچہ یہ منظر چند سال بعد نگار ارض و سماء نے دیکھ لیا۔ اور دیکھئے قرآن مجید اجمالی اور مجموعی طور پر عظیم الشان اور بے مثال دائمی معجزہ اور تفصیل کے طور پر بے شمار معجزات کا خزینہ ہے دیکھئے ن والقلم وما یسطرون ○ ما انت بنعمت ربک بمجنون○ کی شان و عظمت کہ صدر اول سے آج تک بلکہ قیامت تک کے ہر ماحول میں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت و شان میں قلمیں چل رہی ہیں' سطریں لکھی جارہی ہیں اپنے ہاتھ بھی قلم و قرطاس لئے بیٹھے ہیں اور مخالف کے بھی مگر تاہنوز یہ سلسلہ ختم ہونے کو نہیں بلکہ مزید سے مزید وسیع ہورہا ہے۔ دیکھئے اعلان برحق فستبصر و یبصرون○ کی صداقت کہ چند ہی سال میں مشرق و مغرب نے اپنے سر کی آنکھوں سے دیکھ لی' مخالف خود ہی پکار اٹھے کہ ہادی عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی عقیل و فہیم تھے اور ہم واقعی مفتون و مجنون تھے عقل و بصیرت سے

محروم تھے' وہ شرمسار ہو کر قدموں میں سرنگوں ہو کر معذرت کرنے لگے۔

ملاحظہ فرمایئے وقتی معجزات تو تاریخ کا حصہ بن جاتے ہیں ان کا بقاء اور تسلسل توقف ہو جاتا ہے مگر ایسے حقائق کو کون جھٹلائے گا جن کا دوام اور تسلسل کبھی بھی نگاہ عالم سے مستور نہیں کر سکتا اور نہ کر سکا ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ خود بڑے ہاتھوں میں کسریٰ کے شاہی کنگن پہنا کر میری صداقت کا منظر دیکھا جائے گا' تو چند سال بعد اقلم یکفھم کا مفہوم اور سابقہ آیت سے ربط عیاں ہو گیا' لایئے اس کی مثال پیش کرو کوئی اس کی نظیر سے فرمایئے اعلان الٰہی' قل للذین کفروا ستغلبون وتحشرون الی جھنم کس آب و تاب اور شان و شوکت سے جلوہ گر ہوا۔

ملاحظہ فرمایئے ولسوف یعطیک ربک فترضی کی شان و عظمت کیسے مشاہدہ میں آگئی۔ آج اس دریتیم کو جس کے پاس کوئی انسان بھٹکتا نہ تھا ہر کوئی توہین و تحقیر پر دلیر ہو رہا تھا۔ کوئی حمایت والا نہ ملتا تھا' دیکھئے وادی طائف میں حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی بے بسی اور لاچاری' مگر آج دیکھئے اس کی عظمت و شان کا جلوہ کہ ۱۰ ہزار قدسی اور ملا ئکہ رشک فرزندان ابراہیمؑ جو سراپا فدا کاری اور جانثاری بن کر جگر گوشہ عبداللہ و آمنہ کے روح و قلب مسرور کر رہے ہیں۔

آج وہ سرتاج الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم جو کسی وقت اپنے پیروکاروں کو بھی اونچی آواز سے نعرہ حق بلند کرنے کی اجازت نہ دیتا تھا آج اس کے اردگرد دس ہزار قدوسی اسی نعرہ کو بلند کر کے فرش سے عرش تک اور مشرق سے مغرب تک گونج پیدا کر رہے ہیں۔ آسمان کے فرشتے اور جنت کے حور و غلمان بھی حیران ہیں کہ یہ آواز حق کہاں سے آ رہی ہیں' کیونکہ انہوں نے اس سے قبل ایسی کوئی گونج سنی ہی نہ تھی؟

پھر حجۃ الوداع کے موقعہ پر تو شان و عظمت کا اندازہ ادراک انسانی سے نہایت ماوراء تھا وہ والی بیت اللہ جسے منکرین حرم کعبہ خدا کا نام لینے کی اجازت نہ دیتے تھے آپ کے جسد الخیر پر اونٹ کی اوجھڑی رکھ دیتے تھے' گلے میں کپڑا ڈال کر کھینچتے تھے' وہ حرم کعبہ جہاں صدیق اکبر کفار سے مار کھا کھا کر اپنے بدن کو خون سے رنگین کر لیا' ابوذر نے اپنے بدن کو رنگین کر لیا' جہاں سے حق پرست مجبوراً" ہجرت حبشہ کے لئے مجبور کر دیئے گئے پھر خود سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اپنے وطن سے ہجرت پر مجبور کر دیا گیا مگر قرآن کا معجزہ آج بھی دیکھ لیجئے۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عظیم معجزہ آج نگاہ عالم کے سامنے ہے کہ وہی ہادی عالم آج پوری شان و شوکت کے ساتھ اکیلا نہیں بلکہ ۱۰ ہزار رشک ملا ئکہ افراد کے جھرمٹ میں کھڑا پورے زور سے اعلان کر رہا ہے کہ جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا مگر آج کوئی بھی سامنے آ کر بدزبانی کرنے والا نہیں' کوئی اوجھڑی گھسیٹ کر لانے والا نظر نہیں آ رہا' کوئی بھی صدیق پر ہاتھ اٹھانے والا نہیں ہے' بتایئے وہ کہاں گئے؟ کہاں گئے وہ تین سو ساٹھ خداؤں کے پجاری کہاں ہیں وہ اعلیٰ ھبل کے فلک شگاف نعرے لگانے والے' کہاں گئے وہ دس ہزار مسلح لشکر کہ جنھوں نے مدینہ کا محاصرہ کر کے ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو پریشان کیا بتایئے اب وہ دس ہزار نہیں ۵ ہزار بھی سامنے نہیں آئے دو ہزار بھی نہیں۔ کہاں کھپ گئے' عظمت رسول کے منکرو' معجزات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے انکاریو ذرا بتاؤ تو سہی؟ ہاں نظر آیا فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ کیا اب بھی اندھے ہی بیٹھے رہو گے' آنکھیں نہیں کھل رہیں؟

فرمایئے آیا نظر ای وربی انہ لحق فما انتم بمعجزین کا نظارہ' آیا نظر سرتاج الانبیاء کا معجزہ بے مثال لاؤ تم بھی کوئی ایسا انجیل معجزہ پیش کرو' محض زبانی ہرزہ سرائی تو کوئی وزن نہیں رکھتی بتاؤ کتنی عظیم حقیقت ہے قل ای وربی انہ لحق فما انتم بمعجزین دیکھئے قل للذین کفروا ستغلبون وتحشرون الی جھنم کا زندہ و تابندہ معجزہ۔

اعجاز انگیز ارشادات سرتاج الانبیاءؑ

مندرجہ بالا قرآنی اعجاز نمائی کی ایک مختصر سی جھلک کے بعد اب خود سید المرسلین' ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے بھی حقیقت نما صداقت آمیز اور معجزہ نما ارشادات عالیہ کا سلسلہ بے مثال بھی سماعت فرمایئے۔ اس سلسلہ میں دس بیس نہیں ہزارہا ہدایت نما ارشادات کتب حدیث و تفسیر میں ملتے ہیں ایک خاص الخاص بات سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و عظمت سب انبیاء و رسل علیہم الصلوۃ والسلام سے منفرد عجیب اور ممتاز ہے۔ مثلاً"

۱۔ آپ کی تشریف آوری کی بشارت سابقہ تمام کتب و صحائف اور انبیاء و رسل دیتے آئے ہیں۔ چنانچہ بے شمار بشارات آج بھی بائبل (توراۃ' زبور اور انجیل) میں مذکور ہیں حتیٰ کہ خود قرآن نے گواہی دی کہ یہ نبی امی ایسا ذی شان فرد یگانہ ہے کہ یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوراہ والانجیل کہ اصل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ آپ کی بشارات اپنی کتب مقدسہ میں واضح ترین انداز میں پاتے ہیں۔

۲۔ یعرفونہ کما یعرفون ابناء ھم کہ یہ لوگ آپ کو بوجہ کثرت بشارات بائبل کما حقہ آپ کو ایسے پہچانتے ہیں کہ جیسے کوئی اپنی حقیقی اولاد کو جانتا پہچانتا ہے۔

۳۔ آخری بشر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تو آپ کی بشارت نہایت ہی اہتمام سے سنائی کہ وہ

باقی صفحہ ۹ پر

یوسف کذاب کے چیلوں کا مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کے نام دھمکی آمیز خط

الصلوۃ والسلام علیک یا خاتم النبیین یا حبیبی یا محمدؐ یا اللہ یا علیؓ یا صدیق اکبرؓ یا فاروق اعظمؓ یا عثمان غنیؓ یا حمزہؓ یا حسنؓ یا حسینؓ

اللہ محمدؐ مصطفیٰ اسلام اور انسانیت کے لعین مجرم ملا شجاع آبادی

تجھ پر اللہ کی لعنت پڑنے والی ہے۔ لعنت ہو اس پر جو نبوت کا دعویٰ کرے اور اس پر کروڑ بالعنت ہو جو خواہ مخواہ جھوٹا الزام لگائے۔ لعنت ہو اس پر جو توہین رسالت کرے اور کھرب کھرب لعنت جو جھوٹا الزام لگائے۔ تم نے اتباع رسولؐ کے شاہکار محمدؐ مصطفےٰ کی خلافت عظمیٰ کے حامل حضرت سرکار محمد یوسف علی پر الزام لگا کر پنی دنیا و آخرت خراب کر لی ہے۔

ہم سات فقیرا۔ نسبت سیدنا علی مرتضیٰ ۲۔ نسبت سیدنا صدیق اکبرؓ ۳۔ نسبت سیدنا فاروق اعظمؓ ۴۔ نسبت سیدنا عثمان غنیؓ ۵۔ نسبت سیدنا حمزہ ۶۔ نسبت سیدنا حسنؓ ۷۔ نسبت سیدنا حسینؓ صرف روحانی طور پر حضرت سرکار ابو الحسنین محمد یوسف علی کو جانتے ہیں ان کی شہادت دیتے ہیں اور تصدیق کرتے ہیں کہ وہ نسبت محمدیہ کے جلیل ترین ولی اللہ ہیں۔ سید موجودات اور قطب عالم ہیں۔ اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے حضرت سرکار اپنی وجہ سے کسی کے لئے بد دعا بھی نہیں کرتے۔ انہوں نے اپنے لاکھوں عقیدت مندوں کو ترک تدبیر کی تلقین کی ہوئی ہے۔ ہم کبھی بھی حضرت سرکار سے بالمشافہ نہیں ملے۔ فقیر اذن کے بغیر کام نہیں کرتے اب ہمیں اذن ملا ہے تو تیار رہو تمہاری بربادی کے ہم ذمہ دار ہیں کوئی اور نہیں۔ جس جس نے وارث النبی الامی نائب محمد مصطفیٰ سید موجودات حضرت سرکار امام ابو الحسنین محمد یوسف علی پر جھوٹا الزام لگایا۔ کائنات کے سب سے سچے ولی اللہ کو "کذاب" لکھا یا کہا مقدمہ وغیرہ بنایا جیل میں رکھا تکلیف دی ان سب کے لئے اللہ کی شدید پکڑ تیار ہے۔ تم تو کیا حکومت سمیت ہم وارننگ دیتے ہیں کہ وقت کے ظالمو گناہ عظیم کی معافی مانگ لو۔ حضرت سرکار ابو الحسنین محمد یوسف علی کو راضی کر لو ورنہ نہ تو حکومت رہے گی اور نہ ہی تم۔ ملا تم جو قاتلان عثمانؓ قاتلان علیؓ حسنؓ حسینؓ کی اولاد ہو۔ اسلام پر داغ ہو۔ نالائق ملا تم نے اور تمہارے اخبارات نے رشوت لے کر جو زیادتی کی ہے عنقریب تمہیں اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔

تم ختم نبوت والے جو ہو بتاؤ حضور سیدنا محمد رسول اللہ خاتم النبیین کہاں ہیں؟ بتاؤ کس بات کا مان غرور اور تکبر ہے تمہیں؟

ہم سات فقراء تو کیا تمام عاشقان ذات، عاشقان محمد مصطفیٰؐ، عاشقان خاتم النبیینؐ عاشقان رسولؐ نائب محمد مصطفیٰؐ حضرت ابو الحسنین محمد یوسف علی کے قدموں پر نثار ہونا سعادت سمجھتے ہیں۔

اللہ تمہیں اور تمہارے شیطان زدہ ساتھیوں کو ہدایت دے یا تباہ و برباد کردے (آمین آمین آمین)

ناموس رسالت کی حفاظت میں شہادت کی موت خوش قسمتی ہے (مولانا شجاع آبادی)

لاہور (پ ر) تحریک ختم نبوت کے راہنما اور یوسف کذاب کیس کے مدعی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک اخباری بیان میں کہا کہ وہ نہ کبھی پہلے جھکے اور ڈرے ہیں اور آئندہ بھی اس قسم کے گیدڑ بھبکیوں سے نہیں ڈریں گے۔

انہوں نے کہا کہ موت کا ایک وقت مقرر ہے اگر ناموس رسالتؐ اور عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کرتے ہوئے آتی ہے۔ تو یہ میرے لئے بہت ہی خوش قسمتی اور شہادت ہوگی۔ میں نے عہد کر رکھا ہے کہ یوسف کذاب سمیت کسی بھی گستاخ رسول کو کسی صورت میں معاف نہیں کیا جائے گا اور اس کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں اور کوششیں جاری رکھوں گا۔ (ان شاء اللہ)

۲۰ سالہ قادیانی نوجوان کا قبول اسلام

مردان کے علاقہ بحث تج کے ایک قادیانی خاندان کے ۲۰ سالہ نوجوان تھرڈایئر کے طالب علم پیدائشی قادیانی عظیم اقبال عرف جمی ولد حلیم اقبال غیر مسلم قادیانی نے ہزاروں مسلمانوں کی موجودگی میں خطیب جامع مسجد ایک مینار بحث گنج مولانا فیض الرحمن کے ہاتھ اسلام قبول کرتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی اس کے جملہ پیروکاروں پر لعنت بھیجتے ہوئے مرزائیت قادیانیت سے بیزاری کا اعلان کیا اور اپنے قادیانی والدین اور جملہ قادیانی غیر مسلم رشتہ داروں سے لاتعلقی کا اعلان کر کے اپنے آپ کو علاقہ کے مسلمانوں کے سپرد کرتے ہوئے ان کی پناہ میں باقی زندگی گزارنے کا اظہار کیا اس موقع پر خطیب صاحب کے علاوہ جناب ڈاکٹر خالد محمود صاحب' جنا حاجی شاہ نسیم خان' جناب حاجی عبدالوہاب صاحب' جناب حاجی ضمیر گل صاحب' جناب نصیر تابک صاحب' حاجی عبدالجبار صاحب' حاجی شاہ خالد صاحب کی موجودگی میں پروانہ ختم نبوت جناب جاوید اختر بیگ صاحب نے نو مسلم عظیم اقبال کو اپنا چھوٹا بھائی قرار دیتے ہوئے اس کی ہر قسم کی کفالت کی علاقہ کے معززین کے تعاون سے پوری کرنے کی ذمہ داری قبول کی' اس موقع پر فضا اللہ اکبر' تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد' قادیانیت مردہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی مٹھائیاں تقسیم کی گئیں' دودھ اور شربت سے شرکا کی تواضع کی گئی ہزاروں مسلمانوں نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرداً فرداً عظیم اقبال کو گلے لگا کر مبارکباد دی اور جلوس کی شکل میں سارے علاقہ میں اسے گھمایا گیا' راستہ میں جگہ جگہ گل پاشی کر کے خوشی کا اظہار مسلمانوں نے کرتے ہوئے استقبال کیا۔ اس سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن اور ناظم مجلس پشاور مولانا نواز الحق نور نے مردان کا مختصر دورہ کرتے ہوئے علاقہ کے علما کرام اور مسلمانوں کی کوششوں پر خراج تحسین پیش کیا اور مبارکبادی اس موقع پر مولانا نے جامع مسجد میں خطاب کرتے ہوئے قادیانیت کا مختصر سا پوسٹ مارٹم کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی غیر مسلم اسلام کے بانی پاکستان کے غداروں کا ٹولہ انگریز کا خود کاشتہ پودا اور یہودیت اور نصرانیت کے جوڑے پیدا ہونے والا بچہ ہے۔ قادیانیت ملک و ملت کے لئے عظیم خطرہ ہے مولانا کے اس اچانک دورہ سے علاقہ کے مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی مولانا نے بحث گنج مردان میں دفتر کے افتتاح کے لئے حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم العالیہ سے آپ کی پشاور تشریف آوری پر وقت لے کر مردان آنے کا وعدہ کیا مولانا نے عظیم اقبال کو مبارکباد دیتے ہوئے دین اسلام پر اس کی استقامت کے لئے دعا کی۔ ●

"تحمل" ——— مولانا غلام رسول کھوکھر

تحمل لغت کے اعتبار سے تو اٹھانے اور برداشت کرنے کو کہتے ہیں' مگر یہ طبیعت کی وہ صفت ہے' جس سے انتقام کی قدرت اشتعال غصہ پر انسان قابو پالیتا ہے۔ چنانچہ تحمل انسان میں چھچھورا پن اور کم ظرفی ختم کر کے عالی حوصلگی اور بردباری کی بہترین صفات پیدا کرتا ہے اور یہی صفات انسان کا حسن ہے۔ خود اللہ تعالیٰ اسی صفت کا مالک وہ اپنے حلم اور بردباری کی بنا پر معاملات میں تنگی نہیں رکھتا اور نہایت فراخی اور وسعت سے لوگوں کو مہلت دیتا ہے تاکہ غور کریں اور گمراہی سے بچ جائیں وہ بندوں کو بھی یہی ہدایت فرماتا ہے کہ معاملات میں تحمل و برداشت سے کام لیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سراپا تحمل تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری عمر کبھی کسی سے ذاتی معاملہ میں انتقام نہیں لیا واقعہ افک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی درجہ کا تحمل دکھایا۔ اور لطیف نکتہ یہ بھی ہے کہ انتقام نہ لے سکنے کی مجبوری کا نام تحمل ہرگز نہیں ہے' بلکہ بدلہ لینے کی پوری قدرت رکھنے کے باوجود غصہ کو پی جانا تحمل کہلاتا ہے چنانچہ وقتی مصلحت کے پیش نظر صبر و تحمل یا برداشت سے کام لینا تحمل نہیں ہے' بلکہ تحمل وہ ہے جو عادت نفس کے تحت ظاہر ہوا ہو اور ہر اشتعال انگیز موقع پر ظاہر ہو۔ نوکروں اور غلاموں کے معاملہ میں لوگ بالعموم سخت کلامی اور درشت مزاجی سے کام لیتے ہیں' حالانکہ انہیں موقعوں پر صبر و تحمل کا اظہار ہونا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خادموں سے جو سلوک روا رکھا وہ بے مثال ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ "میں نے دس برس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی لیکن کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ کام کیوں کیا یا کیوں نہیں کیا"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "پہلوان وہ نہیں جو کشتی میں دوسروں کو پچھاڑ دے' بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔" فتح مکہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ کو جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اسلام کا انتہائی دشمن تھا اور ڈر کر بھاگ گیا تھا' امان بخش دی' اس سے متاثر ہو کر وہ تھوڑے ہی عرصہ بعد خود مسلمان ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین) ○

اخبار ختم نبوت

ختم نبوت پشاور کی سرگرمیاں

مجلس تحفظ ختم نبوت کی عاملہ اور شوریٰ کے ارکان کا ایک اہم اجلاس جامع مسجد قاسم علی خان پشاور شہر میں زیر صدارت مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی منعقد ہوا' جس میں کثیر تعداد میں علماً کرام نے شرکت کی۔ اجلاس میں دیگر علماً کرام کے علاوہ مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی' مولانا نورالحق نور' مولانا سید امام شاہ' مولانا اکرام اللہ جان قاسمی' مولانا احسان الحق اور حاجی فضل حسین نے شرکت کی' اجلاس میں ۷/ ستمبر کے تاریخی فیصلہ کے حوالے سے پشاور میں بمقام قصہ خوانی چوک یوم ختم نبوت کے مناسبت سے ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ ۷/ ستمبر وہ تاریخی دن ہے جس میں بھٹو دور میں علماً کرام کی طرف سے طویل کوششوں کے بعد قادیانیوں کو مرتد اور خارج از اسلام قرار دیا گیا تھا۔ ہر سال اسی دن عالمی سطح پر دنیا میں اور قومی سطح پر پاکستان کے تمام بڑے شہروں میں یوم ختم نبوت کے اجتماعات کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ پشاور کانفرنس اس سال پاکستان کے مشہور روحانی پیشوا اور ختم نبوت پاکستان کے مرکزی امیر حضرت مولانا خان محمد صاحب کندیاں شریف کی سرپرستی میں منعقد ہوئی۔ جس میں گورنمنٹ گرلز کالج ایبٹ آباد میں منعقدہ ڈرامہ میں توہین رسالت کے دلخراش واقعہ کی پرزور مذمت کی گئی' جس میں ایک لڑکی کو آنحضرت ﷺ کا روپ دھارنے اور اس پر وحی نازل ہونے کا سین دکھایا گیا۔ یہ ڈرامہ کالج کی پرنسپل سید لی لی اور ڈرامہ انچارج مس ممتاز گیلانی کی موجودگی میں دکھایا گیا۔ اراکین اجلاس نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس ڈرامہ کی منتظمین سے سختی کے ساتھ باز پرس کی جائے اور واقعہ کا نوٹس لیا جائے۔ اجلاس میں نام نہاد حقوق انسانی تنظیم کی سربراہان عاصمہ جہانگیر اور حنا جیلانی کے اسلام دشمنی پر مبنی بیانات پر شدید برہمی کا اظہار کیا گیا۔ ان بیانات میں انہوں نے اسلام کے نظام طلاق کو ظالمانہ قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ طلاق مرد دے اور سزا عورت بھگتے دیکھیے روزنامہ ﴿آواز﴾ لاہور' صفحہ آخر مع بقیہ اشاعت ۲۶ جولائی ۱۹۹۸ء۔ علماً کرام نے کہا کہ ایسے بیانات سے انسان دائرہ اسلام سے نکل جاتا ہے لہذا ان کو فوراً توبہ تائب ہو کر ازسرنو اسلام میں داخل ہونا چاہئے۔ اور اپنے غلط نظریات سے رجوع کرنا چاہئے' یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ عاصمہ جہانگیر کا تعلق قادیانی خاوند کی وجہ سے ویسے ہی اسلام سے کٹا ہوا ہے۔

شریعت بل کے ضمن میں اقلیتی ارکان اسمبلی کا اسلام پر تبصرہ قابل مذمت ہے

توہین رسالت کے قانون کی مخالفت کرنے والے اسلام اور پاکستان کے دشمن ہیں

شیخوپورہ (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری' مولانا شمس الحق مشتاق' مولانا نذیر احمد تونسوی' فیروز احمد' مولانا عبدالقادر' حافظ محمد ازہر' مولانا محمد طلحہ رحمانی نے پیر محمد انور کے استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج پوری اقلیت برادری خاص کر قادیانی اور عیسائی طبقے نے پاکستان میں اسلامی نظام اور نفاذ شریعت کے خلاف مہم چلائی ہوئی ہے جو قابل مذمت ہے آج شریعت بل پر تبصرہ کرنے کے بجائے اسلامی نظام اور نفاذ شریعت پر جس طرح تبصرہ کیا اس سے آئین سے دوری اور پاکستان کی سالمیت کے خلاف سازشوں کی بو آتی ہے۔ توہین رسالت کے قانون سے جان چھڑانے کی بات کر کے پیٹر جان' رہوترا اور رونن جولیس اس آئینی ترمیم کا مذاق اڑا رہا ہے۔ دنیا کے ہر ملک میں اقلیتوں کو ایک حد کے اندر حقوق حاصل ہوتے ہیں' جبکہ پاکستان میں اقلیتوں کو اکثریت سے زیادہ حقوق حاصل ہیں' اسی بنا پر آج ان اقلیتی ارکان کو یہ جرأت ہوئی کہ وہ سرعام اسلام اور اسلامی احکامات پر تبصرہ کرنے

سے بھی گریز نہیں کرتے۔ اقلیتی برادری خاص کر قادیانیوں کی خواہش ہے کہ ملک میں مسلمانوں اور عیسائیوں کو لڑا کر مغرب کے ذریعہ پاکستان میں مداخلت کا جواز پیدا کریں' لیکن ان اقلیتی رکاوٹ پر ہم واضح کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ اسلام کے خلاف کسی قسم کی سازش برداشت نہیں کی جائے گی۔ اور نہ ہی نفاذ شریعت میں رکاوٹ ڈالنے کی اجازت دی جائے گی۔ ارکان اسمبلی مسلم لیگ کے طرز عمل پر تبصرہ کریں لیکن اسلام کے بارے میں اپنی زبانوں کو قابو میں رکھیں۔ پاکستان کے علماً کرام اور عام مسلمان کسی صورت میں نفاذ شریعت کے سلسلے میں تبصرہ کرنے کی اجازت نہیں دیں گے اور اگر اقلیتوں نے اپنی حدود سے تجاوز کیا تو مسلمان کسی صورت میں اس کو برداشت نہیں کریں گے۔

قادیانیوں کو قانون شکنی پر اکسانا مرزا طاہر کی ملک دشمنی کا واضح ثبوت ہے

پاکستان اکھنڈ بھارت بنانے کا قادیانی خواب کبھی پورا نہیں ہوگا قادیانی اسلام اور پاکستان کے دشمن ہیں۔ جو مختلف ہتھکنڈوں کے ذریعہ عدم استحکام پاکستان چاہتے ہیں۔ علماً کرام اسلام اور پاکستان کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ حکومت انگریز کے خود کاشتہ پودے مرزا غلام احمد کی غلیظ نسل مرزا طاہر کو علماً اور پاکستان کے خلاف اشتعال انگیز بیان بازی سے منع کریں' ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' تنظیم اہلسنت' جمعیت علماً اسلام' جمعیت اہلحدیث' مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان' جمعیت علماً پاکستان' جمعیت المشائخ' پاکستان سنی فورس' جمعیت اشاعت التوحید والسنت کے رہنماؤں نے مرزا طاہر کے لندن سے بیان پر رد عمل کے طور پر کیا۔ ان رہنماؤں میں مولانا حکیم عبدالرحمن آزاد' حافظ محمد ثاقب' حافظ گلزار احمد آزاد' علامہ محمد احمد' سید عبدالمالک شاد' مولانا محمد اعظم' مولانا قاری محمد سلیم زاہد' محمد عارف ندیم چوہدری' مولانا مفتی محمد حسین صدیقی' مولانا خالد حسن مجددی' مولانا رحمت اللہ نوری' حافظ رفاقت علی چشتی' محمد رفیق شاہین' مولانا عبدالرشید نعمانی' مولانا عبدالحمید قریشی شامل ہیں۔ علماً کرام نے کہا کہ مرزا طاہر اپنے غیر ملکی آقاؤں کی سرپرستی اور حفاظت میں دنیا بھر بالخصوص پاکستان کے علماً کرام کو اپنے بیانات کا نشانہ بنا رہا ہے۔ جس سے دنیا بھر کے مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہونا فطری عمل ہے' حکومت سفارتی سطح پر اگر قادیانی سازشوں کو روکنے میں ناکام رہی تو حالات کی ذمہ داری ہم پر نہ ہوگی۔ پاکستان کے حالات خراب کرنے میں قادیانیوں کا سب سے بڑا دخل ہے' جس کی علماً کرام ہمیشہ نشاندہی کرتے چلے آرہے ہیں' قادیانیوں کو قانون شکنی پر اکسانا مرزا طاہر کی ملک دشمنی کا واضح ثبوت ہے۔

شریعت بل اقلیتوں کیلئے ڈیتھ وارنٹ نہیں' علماً کرام

اسلام کو موضوع بحث بنانا مسلمانوں کی توہین اور دل آزاری کے مترادف ہے

لندن (پ ر) جمعیت علماً اسلام کے قائد مولانا فضل الرحمن' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مولانا محمد یوسف لدھیانوی' تحریک تعاون اسلام کے مفتی نظام الدین شاد اور تحفظ حقوق اقلیت کے مولانا سید عبدالمجید ندیم شاد نے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ گزشتہ تین چار سال میں کسی اقلیتی مذہب نے یہ مطالبہ نہیں کیا کہ پاکستان میں اسلامی نظام نافذ نہ ہو اور نہ کسی اسلامی شق یا دفعہ پر احتجاج کیا تاہم گزشتہ دو تین سال سے اقلیتی گروہوں خاص طور پر عیسائیوں اور قادیانیوں نے اسلامی نظام کے خلاف احتجاجی مہم شروع کی اور اب وہ یہاں تک مطالبہ کرنے لگے ہیں کہ توہین رسالت کا قانون منسوخ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ شریعت بل کے مقاصد پر تو بحث ہو سکتی ہے لیکن اسلام کو کسی صورت میں موضوع بحث بنانا مسلمانوں کی توہین اور دل آزاری کے مترادف ہے۔ علماً کرام نے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کرسچین لبریشن امریکہ اور مغرب کے اشاروں پر پاکستان میں عدم استحکام پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عیسائیوں کا یہ کہنا کہ نفاذ اسلام سے ان کے حقوق پر زد پڑے گی یا یہ قانون ان کے لئے ڈیتھ وارنٹ ہے حقیقت کے خلاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں ایک بھی ایسا قانون نہیں جس سے اقلیتوں کے حقوق پر زد پڑتی ہو۔ علماً کرام نے اپوزیشن کے اتحاد پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ مسائل پر تو ان مختلف نظریات رکھنے والی پارٹیوں نے تو اتحاد نہیں کیا لیکن اب شریعت بل پر اتحاد کر کے انہوں نے اپنے اسلام دشمن نظریات کا اظہار کیا ہے ان رہنماؤں نے کہا کہ نواز شریف کی مخالفت میں اسلام کی مخالفت کرنا کسی طور درست نہیں۔

قادیانیوں سمیت اقلیتوں کو مردم شماری کے نتائج سے نہیں بھاگنے دیں گے

قائدین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' لاہور

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے امیر الحاج بلند اختر نظامی' ناظم اعلیٰ مولانا ظفر اللہ شفیق' مرکزی ڈپٹی سیکرٹری مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' لاہور کے ناظم اطلاعات محمد ممتاز اعوان نے بعض اقلیتی راہنماؤں کی طرف سے مردم شماری میں اقلیتوں کی کم تعداد کے ضمن میں مردم شماری کے نتائج کو مسترد کرنے کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں سمیت دیگر اقلیتوں کو مردم شماری کے نتائج اور ان کی صحیح تعداد کے حقائق سے نہیں بھاگنے دیں گے۔

انہوں نے کہا کہ قیام پاکستان سے لیکر اب تک قادیانی اور دوسری اقلیتیں اپنی تعداد سے کہیں زیادہ عہدوں پر قابض چلے آرہے ہیں۔ جس سے مسلم اکثریت کے حقوق سلب ہورہے ہیں ان راہنماؤں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ مردم شماری کے نتائج سامنے آنے سے ان کی اصل تعداد سامنے آچکی ہے۔ جس سے وہ خوف زدہ ہوگئے ہیں۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ اصل تعداد سے کہیں زیادہ ملازمتیں اور نشستیں حاصل کی ہوئی ہیں۔ تحریک ختم نبوت کے راہنماؤں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ان کی تعداد سے زیادہ دی گئی ملازمتوں سے انہیں فارغ کیا جائے۔ تاکہ مسلم اکثریت کے ساتھ انصاف کے تقاضے پورے ہوسکیں۔ ○

مرزا طاہر احمد کا بیان ان کے دادا کی نبوت کی طرح جھوٹ کا پلندہ ہے۔ الحمدللہ پوری دنیا میں قادیانیت کو ریورس گیر لگ چکا ہے مولانا خان محمد کندیاں شریف

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر مولانا خواجہ خان محمد کندیاں شریف نے کہا کہ مرزا طاہر احمد کا بیان ان کے دادا کی نبوت کی طرح جھوٹ کا پلندہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ پوری دنیا میں قادیانیت کو ریورس گیر لگ چکا ہے۔ صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں ختم نبوت کے مبلغین اور راہنماؤں نے قادیانیت کا ناطقہ بند کردیا ہے۔ الحمد للہ ہزاروں کی تعداد میں گذشتہ سال قادیانیوں نے اسلام قبول کرکے مرزائیت سے بے زاری کا اعلان کیا۔

انہوں نے مرزا طاہر کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۸۹۸ء میں نہیں بلکہ ۱۸۸۹ء میں انگریز کے اشارہ ابروں پر جھوٹی نبوت کا دعوی کرکے دائرہ اسلام سے اپنے آپ کو الگ کرلیا۔ انہوں نے برطانیہ اور کینیڈا کے وزراء اعظم کا قادیانیوں کے جلسہ پر نیک خواہشات کے اظہار پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ کیوں نہ اپنے خود کاشتہ پودا کی آبیاری کرے گا اور اس کی ظاہری چمک پر خوشی ایک فطری چھتر ہے۔ ان ممالک کے وزراء اعظم کی نیک خواہشات ہی یہ ہیں کہ مسلمانوں میں افتراق و انتشار پیدا کرکے اسلام دشمن قوتوں کو پھلنے پھولنے کا موقع فراہم کیا جائے۔ ○

جلسہ سیرۃ النبیؐ
زیر اہتمام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد محمودیہ ریلوے اسٹیشن صدیق آباد (ربوہ)

ربوہ (نمائندہ خصوصی) ایک عظیم الشان جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا، جس میں عالمی مبلغ اسلام فاتح ربوہ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے حضور اکرم ﷺ کی عظمت و رسالت کے موضوع پر خطاب کیا اور قادیانیوں کو مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کو چھوڑ کر حضور اکرم ﷺ کی سچی نبوت اور غلامی میں داخل ہونے کی دعوت دی، اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانی ٹولہ کو اتنی کھلی چھٹی نہ دی جائے کہ وہ اسلام کے خلاف کھلم کھلا زہر اگلنا شروع کردیں اور عیسائیوں کے ساتھ مل کر توہین رسالت کا قانون ختم کرانے کی کوشش میں مصروف ہوں۔ مولانا نے کہا کہ مسلمان ا

جان کا نذرانہ پیش کردیں گے اور قادیانیوں کی کوشش کو کبھی کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا اور حکومت کو بھی خبردار کیا ایسے اہم مسئلے کو چھیڑنے کی کوشش کی تو اس کا خطرناک انجام ہوگا۔ ان کے بعد مناظر ختم نبوت مولانا خدا بخش صاحب، مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان، حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب، برہانی چنیوٹ، حضرت مولانا عبدالواحد صاحب مخدوم، حضرت مولانا احمد یار چاریاری صاحب، حضرت مولانا محبوب الحسن صاحب، حضرت مولانا خان عابد حسین صاحب، حضرت مولانا غلام مصطفیٰ فغا کیا اور جناب حافظ محمد شریف صاحب مٹن آباد نے نعت رسول مقبولؐ سے مسلمانوں کے دلوں کو گرمایا۔ ○

فرانس میں اسلام کے بڑھتے قدم

فرانس میں اسلام روز بروز بڑھتا جارہا ہے جبکہ یہ ملک یورپی تہذیب کا مرکز تصور کیا جاتا ہے مگر اس کے باوجود اس ملک میں مہاجر مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد مقامی عیسائیوں کو اسلام کی جانب تیزی سے مائل کررہی ہے، چنانچہ اس وقت اسلام فرانس کا دوسرا بڑا مذہب بن چکا ہے، جہاں مسلمانوں کی تعداد ۵۰ لاکھ سے متجاوز ہوچکی ہے، اور آج سے پچیس سال قبل جہاں سارے ملک میں صرف دس مساجد تھیں، آج وہاں کم و بیش ایک ہزار مساجد آباد ہیں۔

قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ سوانح وافکار

ترتیب و تحقیق محمد اسماعیل شجاع آبادی

تحریک آزادی کے نامور مجاہد' تحریک ختم نبوت کے مشہور راہنما' پاکستان کے ایک بڑے خطیب شعلہ

بیان مقرر صاحب طرز انشاء پرداز کی سیرت وسوانح جس کی ترتیب و تبویب کیلئے سالہا سال محنت کی گئی

جس کا ایک ایک لفظ موتی' ایک ایک جملہ عطر بیز' دلنشین مواعظ وخطبات علم وادب تاریخ وثقافت سے معمور مکتوبات ونگارشات ملک کے نامور علماء کرام مشائخ عظام' وکلاء' اصحاب قلم ادباء شعراء کے خیالات' عجیب وغریب واقعات' خوبصورت عنوانات

تقریباً نصف صدی کی سراپا جہد وعمل زندگی کی دستاویز' ایمان پرور' فکر انگیز داستان

آیئے پڑھیئے اور اپنے ایمان کو جلا بخشیئے

عمدہ کمپوزنگ' اعلیٰ طباعت' چار رنگا حسین سرورق' مضبوط جلد' ۴۰۰ صفحات قیمت صرف 150روپے تاجروں اور جماعتی احباب کے لئے خصوصی رعایت رقم پیشگی منی آرڈر کریں وی پی ہرگز نہ ہوگی=

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جملہ دفاتر سے اور قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں

ناشر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون 514122

دفتر ختم نبوت جامع مسجد عائشہ ۵ حسین سٹریٹ مسلم ٹاؤن لاہور فون 5862404

دفتر ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون 7780337

ربوہ کانفرنس اور رائیونڈ تبلیغی اجتماع کے موقع پر طلب فرمائیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قادیانیت نوازی اور اسلام دشمنی کی بد ترین مثال

صدر مملکت' وزیر اعظم اور وفاقی وزیر مذہبی امور کے نام کھلا خط

بخدمت جناب صدر پاکستان 'بخدمت جناب وزیر اعظم پاکستان 'بخدمت جناب وفاقی وزیر مذہبی امور

السلام علیکم ! پاکستان حکومت نے احتساب کے نام پر جو احتساب سیل بنایا ہے اس نے کیسوں کی سماعت کے لئے غیر سرکاری وکلاء کا ایک پینل بنایا ہے۔ اس میں متعصب 'جنونی' قادیانی مجیب الرحمٰن ایڈووکیٹ راولپنڈی کو بھی لیا گیا ہے۔

☆ مجیب الرحمٰن قادیانی نہ صرف قادیانی ہے بلکہ قادیانی جماعت کا سرکاری وکیل ہے۔ وفاقی شرعی عدالت' چاروں ہائی کورٹس اور سپریم کورٹ میں قادیانی جماعت کے کیسوں کی یہی پیروی کرتا ہے۔ آنجہانی ظفراللہ قادیانی کے بعد اس مجیب الرحمٰن کو قادیانی جماعت کا نفس ناطقہ سمجھا جاتا ہے۔

☆ یہ پہلے صرف قادیانی جماعت کا سرکاری وکیل تھا۔ اب حکومت پاکستان کا بھی سرکاری وکیل ہے۔ حکومت سے ایک ایک کیس کے لاکھوں روپے لیکر یہ قادیانیت کی تبلیغ پر خرچ کرے گا۔ گویا اب قادیانیت کو آب و دانہ سرکاری خزانہ سے دیا جائے گا۔

☆ گمان یہ ہے کہ میاں محمد نواز شریف وزیر اعظم صاحب کے ذاتی معالج قادیانی بریگیڈیر عظمت رشید قادیانی نے میاں صاحب کے ذریعہ یا ان سے تعلقات کا فائدہ اٹھا کر احتساب سیل پر اثر رسوخ استعمال کر کے یہ ڈرامہ اسٹیج کیا ہے۔

☆ وفاقی شرعی عدالت نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہے کہ مرزا قادیانی دھوکہ باز 'جھوٹا اور بد دیانت تھا۔ اب اس بد دیانت دھوکے باز کے پیروکار سے احتساب کرایا جا رہا ہے۔

بریں عقل و دانش بباید گریست

کیا صدر مملکت' وزیر اعظم' وزیر قانون' وفاقی وزیر مذہبی امور' کارپردازان احتساب سیل' حکومت کے بد ترین قادیانیت نوازی کے اس اقدام پر توجہ فرما کر مداوا کی کوشش فرمائیں گے۔

والسلام

(مولانا) اللہ وسایا

رابطہ سیکرٹری : آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان 'فون 514122

REGD. NO. SS-160

تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد

فرما گئے یہ ہادی لانبی بعدی

ختمِ نبوت کانفرنس

سترھویں سالانہ ۱۷

مسلم کالونی ربوہ صدیق آباد

۱۶،۱۵ اکتوبر ۹۸ء بمطابق ۲۴،۲۳ جمادی الثانی ۱۴۱۹ھ بروز جمعرات، جمعہ

زیرِ صدارت: مخدوم المشائخ، حضرت مولانا

خواجہ خان محمد صاحب مدظلہٗ

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

علماء مشائخ

سیاسی قائدین

دانشور اور وکلاء

خطاب فرمائیں گے

فون نمبرز	ملتان	اسلام آباد	گوجرانوالہ	لاہور	سرگودھا	فیصل آباد	ٹنڈو آدم	کراچی	ربوہ	کوئٹہ
	۵۱۴۱۲۲	۸۲۹۱۸۶	۲۱۵۶۶۳	۵۸۶۲۴۰۴	۷۱۰۴۷۴	۶۴۳۵۲۲	۷۱۶۱۳	۷۸۰۳۳۷	۲۱۲۶۱۱	۸۴۱۹۹۵

عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت پاکستان ملتان